ایک صد روپیہ سالانہ انعام دینے کا اشتہار دیا ہے

فی رسالہ

۱۲

ماہوار رسالہ

جلد ۹ و ۸ نمبر ۲

احمدی

ہر انگریزی مہینے میں بلا تعین تاریخ شایع ہوتا ہے

مقصد اعلےٰ

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اندرونی مخالفین کے اعتراضوں کا
مکمل و مفصل جواب دے کر صداقت بانی سلسلہ علیہ الصلوٰۃ والسلام
کا بدلائل اظہار کرنا

بابت ماہ اگست و ستمبر ۱۹۱۱ء

طابع و ناشر قاسم علی احمدی پرنٹر و پبلشر و ایڈیٹر نے

اپنے

الحق پریس میں طبع کرا کر دہلی سے شایع کیا

عرق خضاب ٹریڈ مارک

بنام

نمونہ شباب

فیلڈ جن پانچ روپیہ

ریلوے انجن

ذرا آپ اس کو لگا دیکھیئے

صرف ایک شیشی کا ثمرہ یہ عرق خضاب آزما دیکھیئے

صدہا اشتہاری خضاب آپ کی نظروں سے گزرے ہونگے۔ جنپر آپ نے بہت سا روپیہ خرچ کر کے بجز زیر باری و تضییع اوقات کچھ فائدہ حاصل نہ کیا ہوگا۔ اس لیئے ممکن ہے کہ آیندہ آپ اجناری خضابوں سے بدگمان ہو گئے ہوں۔ اور ہر ایک اشتہار کو جھوٹا ہی خیال کرین لیکن بخدا ہم نے تو اپنی کمائی کا صدہا روپیہ اس شوق میں برباد کر کے ناکامی کا خیال نہ کیا۔ اور پندرہ سال سے برابر اس کوشش میں رہے۔ کہ انشاء اللہ ہم مفید خضاب بنا سکین ضرور کامیاب ہونگے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کہ بفضل خدا ہمارا روپیہ اور وقت صرف شدہ سب کام آگیا۔ اور جیسا ہم خضاب چاہتے تھے بنا ہی لیا جس کو عام شایقین نے قدردانی کی نظر سے دیکھا اور پسند فرمایا لیکن ہمارا قدم آگے بڑھنا چاہتا تھا سو بڑھا۔ اور گھونسنے لگانے یا بار بار ہونے کی تکلیف سے نجات ملی پس ہماری بات کو اشتہاری گپ نہ سمجھیں۔ اور ہمارے اس ایجاد عرق خضاب نمونہ شباب کو منگا کر آزمائیں یقین ہے۔ کہ ہم انشاء اللہ اس خضاب سے عام پسندیدگی کا سرٹیفکیٹ پائینگے اور پھر اس کی قیمت بڑھا دینگے۔ سر دست ہم اس کی شہرت کیلیئے نہایت کم قیمت رکھتے ہیں۔ تاکہ عام و خاص تک یہ ایک بار پہنچ جائے ایک شیشی ہفتون کے لیئے کافی ہے۔ معہ پرچہ ترکیب شش آنہ آنے۔ دو اونس کی شیشی صرف ۱۴

المشتہر مستری قادر بخش احمد ہندوئس انڈیجنس کمپنی لمیٹڈ کوٹہ پل دہلی گنھر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حبشی کا آئینہ

مشہور حکایت ہے۔ کہ ایک حبشی چلا جا رہا تھا۔ کہ راستے میں ایک آئینہ پڑا پایا۔ اس کو اٹھا کر جو دیکھا۔ تو اس میں اپنے ہی خط و خال اور سیاہ فام چہرہ کا عکس نظر آیا۔ تو حبشی نے غصہ میں آکر آئینہ کو ہی برا بتایا۔ اور جہاں سے لیا تھا۔ وہاں ہی جا گرایا۔ یہی قصہ امرتسری ہرزہ درا کو پیش آیا۔ کہ احمدی نے جب فضیلت مآب کی عکسی تصویر اور علمائے اہلحدیث کا فوٹو اُتار کر دکھایا۔ تو مارے خجالت و ندامت کے بے وفا سے اور کچھ نہ بن آیا۔ مصور کو ہی برا بھلا سنایا۔ اور اپنے اخبار میں بہت سا بڑبڑایا۔ مگر یہ خیال نہ فرمایا۔ کہ مصور بے چارہ کی کیا خطا۔ کہ اس صورت ہی بد نما تو اس کا عکس خوشنما کیونکر آسکتا ہے۔ بہر حال ہم خناس من الجنۃ والناس کے جملہ وساوس کو مٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور امرتسری کے لقوہ زدہ چہرے کے لئے دوسرا آئینہ دکھاتے ہیں۔

ہمارے ناظرین کو معلوم ہے۔ کہ احمدی کے صرف تین نمبر ہی شایع ہوئے ہیں۔ کہ جنکو پڑھکر روباہ مکار رجالت پناہ ذرا ایک ہی چوٹ سے دم دبا کر

بھاگا۔ اور احمدی کی کاری ضرب نے اس کو ایسا لہولہان کیا۔ کہ نیمجان ہو کر کسی خدا کے مارے ہوئے۔ اور درگاہ کے پھٹکارے ہوئے **کشتہ** کی پناہ میں آیا۔ بدقسمت مردہ صفت نے یہ نہ سوچا۔ کہ جو پہلے ہی سے **کشتہ** ہے۔ وہ نیمجان کا پشتہ کیا باندھیگا۔ مگر تاہم امرتسری کی تیغ جفا کے کشتہ میں کسی شیطانی روح نے حلول کیا جس سے ابوالفضول نے مدعائے دلی حصول کیا۔ اور ایک ٹوٹی پھوٹی لایعنی اور بے معنی تک بندی سے ارواح خبیثہ نجدیان و یہودیان (فی السقر) کو آب حمیم کا نار جحیم میں ایک جام پلایا۔ کیوں نہ ہو۔ آخر تو اُن کے آپ خلف الرشید ہیں نا۔ جب متواتر تین ماہ تک کشتہ کو کئی آنچیں دیئے جانے سے بھی بجز معمولی طفل تسلی کے مجروح بیمار امرتسری ناہنجار کو کچھ افاقہ نہ ہوا تو پھر یہ جنّ

امیرالمومنین کی دُہائی دینے لگا۔

کہ یا امیر احمدی سے میری جان چھڑایئے اور مجھے اس سے بچایئے چنانچہ خصم سے گھونگٹ کے منہ چھپانا۔ اور امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ کو مخاطب کر کے اپنی چوٹیں دکھانا یہ امرتسری کے زنانہ پن اور بزدلی کی بیّن دلیل۔ اور عجز و گریز کی زندہ مثال ہے۔ جیسا کہ ۳۱ مارچ کے اہل حدیث میں امرتسری خبیث نے مصرعہ شہور کا مصداق بنکر ؎ **مے فشاند و سگ بانگ می زند** مستغیثانہ ایک مضمون بعنوان "نورالدین کا نور" شایع کیا ہے۔ جسمیں دونوں ہاتھوں سے لنگوٹ

بھاگا۔ اور احمدی کی کاری ضرب نے اس کو ایسا لہولہان کیا۔ کہ نیمجان ہو کر کسی خدا کے مارے ہوئے۔ اور درگاہ کے پھٹکارے ہوئے **کشتہ** کی پناہ میں آیا۔ بدقسمت مردہ صفت نے یہ نہ سوچا۔ کہ جو پہلے ہی سے **کشتہ** ہے۔ وہ نیمجان کا پشتہ کیا باندھیگا۔ مگر تاہم امرتسری کی تیغ جفا کے کشتہ میں کسی شیطانی روح نے حلول کیا جس سے ابوالفضول نے مدعائے دلی حصول کیا۔ اور ایک ٹوٹی پھوٹی لایعنی اور بے معنی تک بندی سے ارواح خبیثہ نجدیان و یہودیان (فی السقر) کو آب حمیم کا نار جحیم میں ایک جام پلایا۔ کیوں نہ ہو۔ آخر تو اُن کے آپ خلف الرشید ہیں نا۔ جب متواتر تین ماہ تک کشتہ کو کئی آنچیں دیئے جائیں تو کیسے بھی بجز معمولی طفل تسلی کے مجروح بیمار امرتسری ناہنجار کو کچھ افاقہ نہ ہوا تو پھر یہ جنّ

امیر المومنین کی دُہائی دینے لگا۔

کہ یا امیر احمدی سے میری جان چھڑایئے اور مجھے اس سے بچایئے چنانچہ خصم سے گھونگٹ کر کے منہ چھپانا۔ اور امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کو مخاطب کر کے اپنی چوڑیاں دکھانا یہ امرتسری کے زنانہ پن اور بزدلی کی بیّن دلیل۔ اور عجز و گریز کی زندہ مثال ہے۔ جیسا کہ ۱۳ مارچ کے اہل حدیث میں امرتسری خبیث نے مصرعہ مشہورہ کا مصداق بنکر ؎ **مے فشاند و سگ بانگ می زند** مستغیثانہ ایک مضمون بعنوان "نورالدین کا نور" شائع کیا ہے۔ جسمیں دونوں ہاتھوں سے انبھوٹ

کی نجاست کو کھاتا ہوا اور بے بسی و سراسیمگی دکھاتا ہوا لکھتا ہے۔ کہ

"حکیم نورالدین صاحب خلیفہ قادیانی نے ایک رسالہ نیا مسمّٰی "احمدی" جاری کرایا ہے۔ (کاذب کا پہلا جھوٹ۔ احمدی) جسمیں خصوصیت سے "اہلحدیث" کے تعاقبات کے جواب دینے کا اعلان کیا گیا ہے حکیم صاحب نے علاوہ خلیفہ ہونے کے اس رسالہ کی سرپرستی منظور کی ہے۔ (کاذب کا دوسرا جھوٹ احمدی) بلکہ ایک رقم خاص اس کی امداد کو جیب خاص سے عطا فرمائی ہے اس لیئے ہمارا حق ہے۔ کہ اس سارا کو حکیم صاحب کا ہی سمجھا کریں کیون؟ نہ سگ دامن کار روانے درید۔ کہ دہقان نادان کہ سگ پرورید" بلفظہٖ صفحہ اول کالم اوّل

اس عبارت میں کذّاب اکبر نے انجمن کاذبین کے سکرٹری ہونیکا بدیہی ثبوت دیا ہے۔ یہ دو جھوٹ ایسے صریح جھوٹ ہین۔ کہ جو امرتسری کے سوا دوسرا نہیں بول سکتا۔

پہلا جھوٹ تو یہ لکھا کہ حکیم نورالدین صاحب نے احمدی جاری کرایا ہے اور دوسرا جھوٹ یہ بولا کہ حکیم صاحب نے اس رسالہ کی سرپرستی منظور کی ہے۔ دلیل اس دروغگوئی کی یہ دی۔ کہ۔ ایک رقم خاص اس کی امداد کو حکیم صاحب نے جیب خاص سے عطا فرمائی ہے" یہ ہے۔ آپ کی مناظرانہ قابلیت اور یہ ہے آپکی فاضلانہ جہالت اس

از خود رفتہ کذاب سے کوئی پوچھے۔ کہ کہاں سے تو نے معلوم کیا کہ حکیم الامت حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے احمدی کو جاری کرایا۔ اور اس کی سرپرستی منظور کی ہے۔؟ کیا احمدی نے کوئی ایسا اعلان کیا یا الحق میں کہیں یہ شائع ہوا۔ یا دیگر اخبارات سلسلہ نے کسی جگہ لکھا یا کسی احمدی کی زبان سے سنا۔ یا کوئی غیر مطبوعہ تحریر دیکھی۔ یا حکیم الامت سے تو نے براہ راست دریافت کیا۔ یا اپنے مدعا خصم سے معلوم کیا؟ اگر ان میں سے کوئی صورت بھی ہے۔ تو پیش کر۔ اور ہم دعوے سے کہتے ہیں۔ کہ ہرگز پیش نہ کر سکے گا۔ اگرچہ تمام شیاطین کو بھی مدد کے لیئے پکارے ہر گز کیوں تو نے بقول خود جھوٹ بول کر گوہ کھایا۔ او ظالم! خدا سے ڈر۔ خدا سے نہیں تو مخلوق سے ہی شرم کر۔ کہ جب تیری پردہ دری لوگوں کو معلوم ہوگی۔ تو وہ تیرے منہ میں ضرور تھوکیں گے۔ اور اگر اپنی مناظرانہ حماقت سے تو نے امیر المومنینؓ کا ایک رقعہ عطا فرمانا اپنی دروغگوئی کی دلیل گردانا ہے۔ تو یہ تیری جہالت ہے۔ بلکہ سفاہت و ضلالت بھی ہے۔ کہ جس کا تجھے صحیح علم نہیں۔ کہ وہ رقعہ کس طرح اور کیوں عطا ہوئی۔ تو نے اپنی دروغگوئی کی دلیل گردان لی۔ اگر کوئی شخص کسی کام میں روپیہ دینے سے اس کام کا سرپرست اور مجوزہ قرار پا سکتا ہے۔ تو تمام انجمنیں اور اخبار اور رسالے و فیکٹریاں اور کارخانے اور کمپنیاں ہر ایک چندہ دینے والے کی مجوزہ جاری کرائی ہوئی قرار پائینگی۔ اور کیا وہ روپیہ دینے والے خواہ وہ بطور امداد دیں۔ یا شرکت یا قرض ان کے سرپرست

سمجھے جائینگے؟ ہرگز نہیں۔ اگر ایسا ہے۔ تو جا کر کے بتا۔ کہ کیا اہلحدیث کانفرنس اور محمدیہ کمپنی وغیرہ جو وہابیوں کی تازہ ایجاد ہے۔ چندہ دہندگان کی جاری کرائی ہوئی۔ اور ان کی سرپرستی میں آئی ہوئی ہیں؟ علاوہ ازیں بفرضِ تسلیم اگر یہی درست ہو۔ کہ امیر المومنین رضؓ نے جیب خاص سے رقم عطا فرما کر رسالہ احمدی جاری کرایا۔ تو کیا امیر المومنین کو اس کا علم بھی تھا۔ کہ احمدی بخلکہ ثناء اللہ کی کفشکاری یا مزیدار گالیاں دیکر خدمتگاری کرے گا۔ آپؓ نے تو اجراء رسالہ کا نوٹس ملاحظہ فرما کر اور راقم نوٹس کی امدادی درخواست کو جو تمام قوم کے سامنے تھی۔ دیکھکر مبلغ ۵۰ کی رقم عطا فرمائی جیسا کہ دیگر احباب نے اس سے زیادہ رقمیں بھیجیں۔ جن کی تعداد للعہ اور صہ تک کی ہے۔ اگر عطاء رقم سے رسالہ ہذا کے سرپرست قرار دیئے جاتے ہیں۔ تو سب سے بڑی رقم عطا کرنے والے کو سرپرست کہنا چاہیئے تھا۔ مگر یہ سب باتیں تیری دندان شکنی کے لیئے ہیں۔ اصل حقیقت صرف اتنی ہے۔ کہ ہم نے بماہ نومبر گذشتہ احمدی کے اجراء کا ارادہ کیا۔ اور ایک مطبوعہ چھٹی احمدی بزرگان کی خدمت میں بغرض امداد ارسال کی۔ ہر ایک نے جو مناسب جانا وہ امداد کی۔ نہ تو امیر المومنین نے جاری کرایا۔ اور نہ کسی اور نے + یہ تو تیرا معمول اور مرّ کا ہے۔ کہ بات بات میں جھوٹ بولتا ہے۔ اس کا ایڈیٹر مالک مجوز جیب آپ کا یہ دیرینہ عاشق زار ہے۔ جس سے آج کل آپ کی روح بیزار ہے لہذا اگر تم میں شرافت ہے۔ تو آئندہ اپنے غمخوار کو چھوڑ کر دوسری جانب

خطاب نہ کرنا۔ جبتک کہ یہ نیازمند قدیمی آپ کی مرمت سے تہک نہ جائے۔
آگے اپنی جبلت سے مجبور ہوکر جو آپ نے ناصح مشفق کو سگ کہا ہے
ہم سگ کے کہنے کا برا نہیں مناتے۔ یہ تو ہمارا آپ کا لین دین ہے مدت
سے حساب کی چلت ہے۔ جہاں ہم پرانا قرضہ ادا کرینگے ساتھ ہی آپ
بیعانہ بھی آپ کو واپس دینگے۔ گھبرائیے نہیں۔ جو دل چاہے
فرمائیے۔ نیازمند انشاء اللہ کوڑی کوڑی آپ کی واپس دیگا۔ خواہ قسط
ہی کیوں نہ ہے۔ دیگا ضرور! پھر کیوں؟ آپ نالشیں کرتے اور اپنی
سرآنکھی دلھاتے ہیں؟ ؎

بر قمر عوعو کنی از سگ رگی — نور مہ کمتر نہ گردد زیں سگی
گر نماندے از وجود تو نشان — نیک بودے زیں جہاں چہ زیاں
چیستی اے کورک فطرت پناہ — پس چہ خواہم نام تو ای وسیاہ
ہوش کن ای روبہ تا چیزے پرست — فطرت تو از سگاں ہم پدرست
تو خودی سگ کار تو ہیچو سگاں — من نمی ترسم ازیں سگ زادگاں

امیر المومنین رضؓ سے مستغیثانہ خطاب کرنے سے امرتسری شیطان کی
بجز اس کے اور کوئی غرض نہیں۔ کہ حضور رضی اللہ عنہ احمدی کو شریر
کی سزا دہی سے کسیطرح روک دیں۔ مگر ایسا انشاء اللہ نہیں ہوگا۔ کہ
جائز حقوق سے ہمارا امام جو تابع قرآن اور مفسر فرقان ہے۔ ہمکو روک دے
اسی لیئے تمہارا جھوٹا استغاثہ نامنظور ہوکر داخل دفتر شد۔ امید ہے کہ آپ کے
خلل دماغ کا کسیقدر علاج ہوگیا ہے جس سے کچھ صحت ہو جائے گی

اور آئندہ سوچ سمجھ کر زبان نکالیں گے۔ آگے آپ نے کسیقدر شکایت اس امر کی ظاہر کی ہے۔ کہ اہلحدیث کے جوابات احمدی نے کچھ نہیں دیئے البتہ گالیاں مزیدار اور خوش ذائقہ دی ہیں چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں کہ

"اس رسالہ (احمدی) میں اہلحدیث کے جوابات کہاں تک دیئے گئے ہیں؟ اس کا اندازہ تو خود حکیم صاحب ہی کر سکتے ہیں (امرتسری خبیث بھی اس کا اندازہ بخوبی کر چکا ہے۔ کہ اہلحدیث کی بنیاد ہی احمدی نے کھود ڈالی ہے۔ جوابات تو درکنار رہے احمدی) ہاں اس بات کا اظہار کئے بغیر ہم نہیں رہ سکتے۔ کہ گالیاں بڑے مزے کی دیجاتی ہیں کیونکہ اس کا ایڈیٹر کسی وجہ سے اس فن میں خاص ملکہ رکھتا ہے جسکا مقابلہ ہمسے نہیں ہو سکتا۔ اور اس کا ہمیں خود اعتراف ہے۔ بلفظہ

ناچ نہ جانوں آنگن ٹیڑھا

مفسد و امرتسری مغرور نے اپنے عجز اور گریز کا یہ حیلہ نکالا کہ احمدی نے میاں جی کو بہت گالیاں دی ہیں جسکے مقابلہ سے آپ عاجز ہیں۔ یہ حیلہ مندرجہ عنوان مثل کے مطابق ہے۔ کہ احمدی کی زبردست پکڑ سے عاجز ہو کر دلائل اور دینیات کو گالیوں سے تعبیر کر کے یا دینیات سے خروج حاصل کرنی چاہی۔ یہ عذر کہاں تک صحیح ہے۔ اس کا جواب تو واقفان

رہینگے۔ البتہ گالیوں کا فیصلہ یہاں کر دینا ضروری ہے تاکہ نا اختتام جنگ پہ یہ سوال ہی پیش نہ ہو۔ کہ احمدی نے گالیاں دی ہیں یا وہابی قو تعجب ہے۔ کہ جن گالیوں کو اوشر بے پیر تو مزے کی بتاتا ہے پھر وہ کڑوی کیوں لگیں؟ یہ گالیاں تو تیرے لیئے آنولے کا مربّہ ہے جو اوّل اوّل گو کسیلا قدرے تلخ اور کسیلا معلوم ہوگا۔ مگر بعد میں خوش ذائقہ ہو کر تمام مخلل دماغ کو دور کر دیگا۔ پس یاد رکھنا۔ کہ

بڑے کا فرمانا! اور آنولہ کا کھانا بعد میں مزا دیتا ہے

اسی طرح بعینہٖ احمدی کی مرارت جو تیری شرارت کے مقابلہ میں ہے پہلے پہلے کچھ تلخ لگتی ہے۔ مگر بعد میں بڑے مزے کی ہو جاتی ہے لہذا امرتسری مریض کی یہ شکایت کفران نعمت ہوگی۔ کہ جو مفید معجون واقف کار طبیب نے مریض کی تشخیص مرض کے بعد طیار کی ہے۔ وہ جبکہ علاوہ فائدہ مند ہونے کے خوش ذائقہ بھی ہے۔ تو پھر اس کے کھانے سے مریض کا جی چرانا ایک حرکت طفلانہ ہے۔ یا چاہت والوں کو از معشوقانہ سے غمزوں میں پھنسانا۔ اور نازک مزاجی کا دکھانا۔ اس کے سوا اور کچھ نہیں ؎

کرشمے غمزے سب اوفتہ عالم سمجھتے ہیں
تری اس چشم دزدیدہ کے تیور ہم سمجھتے ہیں

اپنی حقیقت کو چھپا کر اپنے ہمچشموں کی آنکھوں میں دھول ڈالتا ہے۔ کہ احمدی بجز گالیوں کے قابل جواب اور کوئی نہیں لکھتا۔ صاف نہیں کہتا۔ کہ نمبر اول میں

مماثلت بہ یہود کا جو ثبوت مسلمان سے دیا گیا ہے۔ اس کا جواب بن نہیں پڑتا گالیوں کا نرا بہانہ ہے۔ اس لیئے ہم ذیل میں وہ بارہ گالیاں جو اس ناپاک فطرت بدطینت ملیش عنصر نے نہ صرف تمام احمدیوں کو بلکہ ہمارے مقتدا و پیشوا خلیفۃ اللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان مبارک اور آپ کے اخص احباب و اصحاب کو دی ہیں۔ نمونۃً مشتے از خروارے و تذکرہ از بسیارے نقل کرتے ہیں جس سے فیصلہ ہو جائے گا کہ احمدی نے ایک بھی گالی اپنی طرف سے نہیں دی۔ وباللہ التوفیق

نقشہ کفر کفر یاشد

سیدنا امام الاولیاء جری اللہ فی حلل الانبیاء حجۃ اللہ۔ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی شان میں ثنائی و دشنام

نمبر شمار	ثنائی ہرزہ درائی	حوالہ
۱	دجال اکبر	صفحہ ۵ کالم اول سطر ۸ مورخہ ۱۰ اردسمبر ۱۹۰۳ء الحدیث جلد ۱ نمبر ۵
۲	خناس	صفحہ ۳ کالم دوم سطر ۱۰ مورخہ ۸ جنوری ۱۹۰۴ء الحدیث جلد ۱ نمبر ۹ جلد ۲ نمبر ۷ صفحہ ۳
۳	مرزا جی کے روحانی باپ سرسید احمد	صفحہ ۳ کالم دوم سطر ۲۵ مورخہ ۲۵ جنوری ۱۹۰۴ء الحدیث جلد ۱ نمبر ۱۰
۴	حضرت اقدس	صفحہ ۵ کالم اول سطر ۲ مورخہ یکم اپریل ۱۹۰۴ء الحدیث جلد ۱ نمبر ۱۲
۵	مرزا جی فن ابلہ فریبی میں چست و چالاک ہیں۔	اہل حدیث جلد ۲ نمبر ۱۴ صفحہ ۵ سطر ۴۔ کالم دوم

نمبر	شائی ہرزہ درائی	حوالہ
۶	قادیانی کاہن (کئی جگہ)	الحدیث جلد دوم نمبر ۱۷ صفحہ ۱۱ سطر ۱۹ کالم اوّل
۷	قادیانی کاہن کے منہ پر لک کی سیاہی	الحدیث جلد دوم نمبر ۲۱ صفحہ ۴ سطر ۸ کالم اوّل
۸	قادیانی کاہن کی روسیاہی	" جلد ۲ نمبر ۱۸ صفحہ ۱ کالم ۱ سطر ۱
۹	حضرت گدھا علیہ السلام	" " نمبر ۱۸ صفحہ ۳ کالم ۱ سطر ۶
۱۰	قادیانی کاہن کی روسیاہی	" " نمبر ۱۹ صفحہ ۲ کالم ۱ سطر ۸
۰	معنوی ہے۔	۰ ۰ ۰ ۰ ۰ ۰
۱۱	مرزا بنا کے کیوں مری مٹی خراب کی	الحدیث جلد ۲ نمبر ۱۶ صفحہ ۱۰ سطر ۱۶ کالم اول
۱۲	یکے قطاع نسل و یک ماصہ بہنگیان ٹاپنی ۰ مسیح ابن مریم ابچہ چنگیز خان ٹاپنی	" " صفحہ ۴ سطر ۶ کالم ۱
۱۳	مرزا کے الہامات ایک گونہ شرکی طرح ہوا میں اڑکر بدبو پھیلا چکے ہیں	الحدیث جلد ۲ نمبر ۱۶ صفحہ ۱۴ سطر ۱۰ کالم اول
۱۴	خودغرض۔ نافرجام بد۔ بدنام منحوس۔	الحدیث جلد ۲ نمبر ۱۱ صفحہ ۳ سطر ۲۵ ۔۲۶ کالم پہلا
۱۵	اے لو وہ دم دبا کے بھاگ گیا ایک ہی چوٹ کھا کے بھاگ گیا قادیانی کاہن وہ بھاگا۔	الحدیث جلد ۲ نمبر ۱۱ صفحہ ۶ کالم اول سطر ۳ و ۷
	کرشن جی کی تو یہ ایک زندکی توبہ ہے زند کے زند رہے ہاتھ سے جنت گئی	الحدیث جلد ۲ نمبر ۳۳ صفحہ ۳ کالم ۲ اول سطر ۳ و ۴

نمبر شمار	ثنائی ہرزہ درائی	حوالہ
۱۷	حیف در دین نبی رخنہ گری پیدا شد	اہلحدیث جلد ۲ نمبر ۳۶ صفحہ ۶ کالم ۲ سطر ۱۶
۱۸	ہرزائی متن کی بنیاد سراسر کذب بہتان۔ افترا دغا۔ فریب جعلسازی۔ عیاری۔ غرض تمام دنیا کی چالبازی پر مبنی ہے	اہلحدیث جلد ۳ نمبر ۱۵ صفحہ ۱۰ کالم دوم سطر ۲۲
۱۹	قادیانی مشین میں الہام بافی نقص ہے ایسی دروغگوئی پر اور حیف ہے ایسی بددیانتی پر	اہلحدیث جلد ۳ نمبر ۱۹ صفحہ ۳ کالم ۲ سطر ۶
۲۰	کرشن جی کی مخبوط الحواسی اور پریشانی	اہلحدیث جلد ۳ نمبر ۱۹ صفحہ ۳ سطر ۱۷ کالم دوم
۲۱	مرزا مرتد ہوا	اہلحدیث جلد ۳ نمبر ۲۰ صفحہ ۹ کالم ۱ سطر ۱۱
۲۲	قادیانی کذاب	اہلحدیث جلد ۳ نمبر ۲۲ صفحہ ۳ کالم ۲ سطر ۲۲
۲۳	جفاجو سنگدل بیرحم کاذب نقب جنکے ہیں اتنے وہ یہیں ہو	اہلحدیث جلد ۳ نمبر ۲۶ صفحہ ۲ کالم ۲ سطر ۱۰
۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱	کاذب۔ غدار دجال مجرم عدو دین کافر بے ایمان دوزخی۔ ملحد	اہلحدیث جلد ۳ نمبر ۳۰ صفحہ ۳ غزلان
۳۲ ۳۳	دشمن ایمان و دین یغماز فی النار	اہلحدیث جلد ۳ نمبر ۳۴ صفحہ ۲ نظم

نمبر شمار	ثنائی ہرزہ درائی	حوالہ
۳۵	کرشن جی کا منبا ہے مرگھٹ	اہلحدیث جلد ۳ نمبر ۳۶
۳۶		
۳۷	بُت فروش دجالی رسالت	نظم سعدی صفحہ ۶
۳۸		
۳۹	روسیاہ ۔ رمّال	
۴۰		
۴۱	چال باز ۔ مکّار ۔ دجّال	اہلحدیث جلد ۳ نمبر ۳۷ صفحہ ۱۰ کالم ۱ سطر ۱۰
۴۲		
۴۳	مرزا کے پیر و مرشد مرزا حسین بٹالوی	" " نمبر ۳۹ صفحہ ۷ کالم ۱ سطر ۲۵
۴۴	پیر مغان ۔ مفتری	اہلحدیث جلد ۳ نمبر ۴۸ صفحہ ۴
۴۵		
۴۶	کاذب کی رسالت ۔ جہالت	سطر ۳ و ۴
۴۷		
۴۸	ضلالت ۔ ضلالت	
۴۹		
۵۰	خاکش بدہن	اہلحدیث جلد ۳ نمبر ۴۹ صفحہ ۸ سطر ۲۲ کالم ۲
۵۱	کار شیطاں میکند نامش ولی گر ولی این ست لعنت بر ولی	اہلحدیث جلد ۴ نمبر ۵ صفحہ ۸ سطر ۲۸ کالم اول مندرجہ ۸ ۔ دسمبر ۱۹۵۵ء
۵۲	حضرت اکذب	جلد ۴ نمبر ۸ رفروری ۱۹۶۰ء صفحہ ۷ سطر ۱۱ کالم ۱
۵۳	میں آپ کو مفسد و دجال جانتا ہوں۔ خواہ آپ تتے توے پر.... ....رکھدیں۔ آپ کے دجّال کذاب مردود وغیرہ ہونے میں کیا شک ہے۔ آپ بچے کاذب اور دجّال ہیں۔ خبطی۔ گیدڑ	جلد ۴ نمبر ۲۴ صفحہ ۴ تا ۶ اہلحدیث

نمبر شمار	ثنائی ہرزہ درائی	حوالہ
۵۴	حسن بن صباح کی چال دغاباز مفسد بدکار	اہلحدیث جلد ۴ نمبر ۲۵ صفحہ ۴
۵۵	واہ رے دجال تیری ہیچیائی اے ظالم۔ کانے دجال مسرف کذاب عیار	ضمیمہ اہلحدیث جلد ۴ مورخہ ۲۴۔ مئی ۱۹۰۷ء
۵۶	مرزاجی کی اینٹ البحر	جلد ۴ نمبر ۹ ۴ حاشیہ صفحہ ۲
۵۷	مرزاجی کا حال میراثی کے مشابہ ہے	" " صفحہ ۴
۵۸	مرزاجی کا الہام ملا دوپیازہ کی میّت کیطرح جسکی ٹانگ نیچی کرنے سے سر اونچا۔ اور سر کے نیچا کرنے سے پاؤں اوپر	اہلحدیث جلد ۴ نمبر ۹ ۴ صفحہ ۶
۵۹	ابو اللہ۔ کذب مجسم۔ بلکہ اکذب الناس۔ قلندر	اہلحدیث ۲۰۔ مارچ ۱۹۰۸ء صفحہ ۵
۶۰	مرزائے قادیانی فرعون بود ثانی	اہلحدیث جلد ۵ نمبر ۱۴ صفحہ ۹ کالم ۲
۶۱	بدبخت بود ازلی باایں ہمہ رعونت	
۶۲	زد خیمہ شیطانی نی نار حباد وانی	
۶۳	شداد۔ قہر دوزخیں گرا ہے۔	
۶۴		

نمبر شمار	ثنائی ہرزہ درائی	حوالہ
۶۵	خائن سارق۔ قارون ثانی	اہلحدیث جلد ۵ صفحہ ۲ نمبر ۳۳ کالم ۲ سطر ۲۵
۶۶	غلام احمد قادیانی مسیلمہ ثانی	اہلحدیث جلد ۵ نمبر ۳۰ صفحہ ۱ کالم ۱
۶۷	تمام الہامات۔ پاخانہ میں گُو الدینے	〃 〃 〃 صفحہ ۳ سطر ۱۹
۶۸	مرزا جھوٹ کا سیٹھ بڑا دنیادار	اہلحدیث جلد ۶ نمبر ۱۲ صفحہ ۴ کالم اوّل
۶۹	عبد الرحیم والد بینار	جلد ۵ نمبر ۳۸ صفحہ ۷ کالم اوّل
۷۰	خرد دجّال۔	〃
۷۱	مردود ایسا شریر تھا۔ کہ جس گورنمنٹ کے زیر سایہ رہے۔ اس کے بزرگوں کو دجال بنا کر مسلمانوں کو ابھارتا اور تیس بھلے مانسوں میں سے تھا۔	اہلحدیث جلد ۷ نمبر ۲۴/۲۵ صفحہ ۲۱ کالم دوم سطر ۴۵
۷۲ ۷۳ ۷۴	مبتدع۔ محدث۔ تیس دجالوں میں سے تھا۔	اہلحدیث جلد ۷ نمبر ۳۷ صفحہ ۵ کالم ۱ سطر ۲۶
۷۵	زادہ پاسوائی مرزا صاحب ایجنٹانی	اہلحدیث جلد ۷ نمبر ۴۰ صفحہ ۳ سطر ۲ کالم ۲
۷۶	قادیانی پیو کی آن	〃 〃 نمبر ۴۵ صفحہ ۴
۷۷	آپ کے الہام طمع نفسانی اور کار شیطانی ہوتے تھے۔	اہلحدیث جلد ۸ نمبر ۴۴ صفحہ ۶ کالم اوّل سطر ۹
۷۸	بیہودہ گو۔ لاف زن	کھلی چٹھی بنام مرزا صاحب مطبوعہ اہلحدیث ہند مورخہ ۲۱ نومبر ۱۲ء صفحہ ۲ سطر ۷ و ۹

نمبر شمار	ثنائی ہرزہ درائی	حوالہ
۸۰	مرزا کو سانپ ڈس گیا۔ کہ صدائی برنخاست۔ بڑ ہانکتے ہو مزخرافات آپ کا حصہ ہے	کھلی چٹھی مطبوعہ دبیر ہند مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۲ سطر ۱۱ و ۱۵
۸۱	گھر میں قصیدہ لکھنے کے حمار کے مصداق بن گئے	ایضاً صفحہ ۴ سطر ۱۶
۸۲	عیسے نتواں گشت بہ تصدیق خری چند	ایضاً صفحہ ۴ سطر ۲۸
۸۳	بے حیا باش وہرچہ خواہی کن	حاشیہ الہامات مرزا صفحہ ۶۸ طبع دوم
۸۴	بنایا آڑ کیوں جور و کا چرخہ نکل دیکھیں تری ہم شعر خوانی	الہامات مرزا صفحہ ۵۷ سطر ۷
۸۵	ہے روسیاہ مثیل مسیلم واسود	الہامات مرزا صفحہ ۲۹ سطر ۱۳
۸۶	لعین و بے حیا شیطان ثانی	〃 〃 ۲۹
۸۷	اس دیوانے کی ایک اور بڑ سنو	مرقع قادیانی بابت جولائی ۱۹۱۱ء صفحہ ۶
۸۸	بلی کو چھیچھڑوں کا خواب	〃 صفحہ ۵
۸۹	مشرک و گمراہ	〃 〃 〃
۹۰	سفید جھوٹ بولا ہے۔	〃 اگست ۱۹۱۱ء صفحہ ۵ سطر ۱۱
۹۱	مرزا کی بکواس گو زشتر ثابت ہوئے	〃 ستمبر ۱۹۱۱ء صفحہ ۷ سطر ۱
۹۲	اس مسیح کے رنگ دیکھئے کہ گرگٹ نو ماند کرتا ہے چون شتر عرف شناسد این نفس را	〃 دسمبر ۱۹۱۱ء صفحہ ۷

نمبر شمار	ثنائی سرزنش دار	حوالہ
۹۳	تمہارا امام بڑا کذاب۔ بڑا دجال	مرفع بابت اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۶
۹۴	بڑا جھوٹا۔ بڑا بے حیا۔ بڑا غدار	سطر ۳-۴-۵-۱۶
۹۵		
۹۶	بڑا فریبی۔ بڑا ابلہ فریب۔ بڑا مکار	
۹۷		
۹۸	بڑا مفتری علے اللہ۔ غرض سب	
۹۹	اوصاف قبیحہ میں بڑا ہے۔ کار	
۱۰۰		
۱۰۱	شیطاں میکند نامش ولی	
۱۰۲	مرزا کی شان کو لفظ کاذب یا کذاب پورا ادا کرنے سے قاصر ہیں۔ میں آپ کو اس سے ارفع جانتا ہوں	مرقع بابت مئی ۱۹۰۸ء صفحہ ۲۹ سطر ۱۶
۱۰۳	ڈیٹھ اور بیشرم بھی دنیا میں ہوئے ہیں۔ مگر سب پہ سبقت لیگئی ہے بے حیائی آپ کی "گیدڑ بن کر بھاگ جانا آپ کا قدیمی دستور ہے	مرقع بابت جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۲۶ سطر ۲۰ و ۲۳
۱۰۴	دجال اکبر کا قطع الوتین	مرقع اگست ۱۹۰۸ء صفحہ ۵۶
۱۰۵	ملہم و کذاب مرزا مر گیا جسکا لاشہ ہو کے بار خر گیا	" " " صفحہ ۵۷ سطر ۱۵ : ۲۲
۱۰۶	آقا دیانی کار شیطاں کر رفت بسوئے ہاویہ دنباله کرد رفت	مرقع بابت اگست ۱۹۰۸ء صفحہ ۵۰

نمبر شمار	غلط	حوالہ
۱۰۸	مضل و ظالم و دجال بودہ	مرفع بابت اگست ۱۱ء صفحہ ۵۸
۱۰۹	دو مشتری و فاسق و کاذب بھی تھا بدخصال	
۱۰۹	دجال اٹھ گیا ہے حضرت گئے ہیں باقی	
۱۱۰	مرد مرزا سیلہ عورتوں	
۱۱۱	ایک کبیرہ جو زمین پر چند بر سول رہنگ کی طرح پھیل گیا۔	مرفع بابت اکتوبر ۱۰ء صفحہ ۲۵ سطر ۹ و ۱۰
۱۱۲	حماقت و ضلالت کی بکواس	
۱۱۳	اضطلاع احلام	مرفع بابت اکتوبر ۱۰ء صفحہ ۴۴ سطر ۱۴
۱۱۴	بڑا خبطی بڑا خبطی	" " " صفحہ ۴۹ سطر ۵
۱۱۶	تکبر عزازیل راخوار کرد بدنداں لعنت گرفتار کرد	صحیفہ محمدیہ صفحہ ۳۹ سطر ۶
۱۱۷	سر سید کے اکلوتے بیٹے	تفسیر ثنائی جلد اول حاشیہ نمبر ۲۰ صفحہ ۱۰۲
۱۱۸	خود بدولت خس کم جہان پاک ہو گئے۔ تو کوئی قبر پر لات مارنے تھوڑا ہی آئے گا	مراسلہ ثناء اللہ مندرجہ دلمن مورخہ ۲۶ اپریل ۱۰ء صفحہ ۱۱۔ کالم ۲
۱۱۹	ہفوات مرزا	رسالہ مطبوعہ ۱۰ء بار دوم
۱۲۰	دھریہ مفتری علی اللہ	فتوی شریعت غرا صفحہ ۹ مطبوعہ کشن پریس جالندھر

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی نسبت

۱۲۱	اس امت کے حکیم جو دراصل مریض ناقابل علاج ہیں۔	اہل حدیث نمبر ۱۵ جلد ۳ صفحہ ۹ سطر ۴ ۲ کالم دوم
۱۲۲	حکیم صاحب کی قلون مزاجی سے بعید نہیں۔ کہ اگر لندن جانا ہو۔ تو جناب عیسائی بھی ہو جائیں	اہلحدیث جلد دوم نمبر ۳۶ صفحہ ۸ سطر ۱ کالم اوّل
۱۲۳	حکیم نور الدین راس المجانین	اہلحدیث جلد پنجم نمبر ۳۳ صفحہ ۲ سطر ۴ کالم ۱
۱۲۴	آپ قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھے ہیں۔ کیا عجب کہ خدا آپ کو سمجھ دے۔ تو آپ اپنا خاتمہ درست کرلیں۔	مرقع ستمبر ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۴
۱۲۵	آپ کو حکیم نور الدین کہیں یا راس المجانین	مرقع صفحہ ۱۶۔ سطر اول ستمبر ۱۹۰۸ء
۱۲۶	خود غرضی تیرا ستیاناس ہو۔ تو کیسے کیسے حکیموں کو بھی عقل کا دشمن بنا دیتی ہے۔	مرقع ستمبر ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۶ سطر ۸
۱۲۷	گو میں آپ کو مرزا کے مرید ہونے کی وجہ سے نیم سودائی جانتا تھا۔ مگر اب اس نتیجے پر ہوں۔	مرقع ستمبر ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۹ سطر ۲۰

نمبر شمار	ثنائی ہرزہ درائی	حوالہ
	کہ اگر کوئی آپ کی قرآن دانی کا اعتقاد رکھے۔ تو میں اس کو نیم پاگل جانونگا۔	
۱۲۸	گر تو قرآن بدیں نمط خوانی ببری رونق مسلمانی	مرقع ستمبر سنہ ۱۹۰۸ صفحہ ۲۲
۱۲۹	دجال پارٹی کے اعلیٰ ممبر	مرقع ستمبر سنہ ۱۹۰۸ صفحہ ۲۶
۱۳۰	اگر مخالفین اسلام آپ کی چکنی چپڑی باتوں میں آکر بول پڑے تو منہ پر وہی ایک لگے گی جو آپ کے لگتی ہے۔	مرقع ستمبر سنہ ۱۹۰۸ صفحہ ۲۷
۱۳۱	مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلۂ خود باید زد۔ یہ دوسرا جواب ہے۔	مرقع ستمبر سنہ ۱۹۰۸ صفحہ ۲۸
۱۳۲	حکیم صاحب ایسی بیہودہ گوئی اور ابلہ فریبی تو بازاریوں کا کام ہے۔ یا آپ کو تمیز ہی نہیں۔	مرقع ستمبر سنہ ۱۹۰۸ صفحہ ۲۱۔
۱۳۳	جنگ الشی یعمی ویصم نے آپ کی	

نمبر شمار	مضمون ہمرزہ درائی	حوالہ
	نظر کو خیرہ کرتا ہے نمود برق تیرا	مرقع اکتوبر ۱۹۰۸ء صفحہ ۴۰
	آپ کے لئے سرمہ کی سائل تجویز	
	کرتا ہوں بغور استعمال کیجئے	
۱۳۳	اگر ان ہی چیلوں کے سہارے	مرقع اکتوبر ۱۹۰۸ء صفحہ ۳۰۳
	جینا ہے۔ تو بیچاری مرغی زندگی کا	
	مزہ	
۱۳۵	فاضلہ بالشت سے کیا باش	مرقع اکتوبر ۱۹۰۸ء صفحہ ۴۰۴
	ہر چہ خواہی کن	
۱۳۶	ڈھٹائی اور بے شرمی دنیا میں	مرقع اکتوبر ۱۹۰۸ء صفحہ ۴۰۴
	ہو تو ہیں بہشتی سب بے حیائی آپ کی	
	سمجھ گئی	
۱۳۶	راس المجانین کی مجنونانہ بڑ	مرقع اکتوبر ۱۹۰۸ء صفحہ ۴۰۴

احسن مناظرین مسلمانان بمقابلہ آریہ

۱۴۰	قادیانی کرشن کے چیلے پنڈت	الحدیث جلد ۳ نمبر ۲۲ صفحہ ۵ کالم
	احسن جی امروہی	اول
۱۴۱	انکے ساتھ حسن خلق برتنا سعدی	//
	کے قول کا مصداق ہے کہ	کالم دوم
	کوئی بامداں کردن چنان ست	

نمبر شمار	ثنائی ہرزہ درائی	حوالہ
	کہ بد کردن بجائے نیک دان	الحدیث جلد ۳ نمبر ۲۲ صفحہ ۵ کالم ۲
۱۴۲	نیش عقرب نہ از پئے کین است	الحدیث جلد ۲ نمبر ۱۵ صفحہ ۴ و ۵
۱۴۳	بڑے چالاک۔ البہ فریب۔ بہکوڑے	
۱۴۴		
۱۴۵	جھوٹے۔	
۱۴۶		
۱۴۷	لیما سفید نہیں سیاہ ہوتے ہیں	

مخدوم الملت رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت۔

۱۴۸	عبدالحکیم کلرکی لنگڑے کا کتے مرید	الحدیث نمبر ۲۳ جلد ۳
۱۴۹		
۱۵۰	امام قادیانی	حاشیہ صفحہ ۶
۱۵۱	اپنے مقرب لنگڑے۔ گنجے	کھلی چٹھی مطبوعہ دیبر ہند پریس
۱۵۳		
۱۵۳	کانے۔ مرید کو اچھا کرو	صفحہ ۲ سطر ۱۰۔

اخویم ایڈیٹر اخبار الحکم کی نسبت

۱۵۴	الحکم کا ایڈیٹر اپنے عجز کا ثبوت دیتا ہوا کہتا ہے۔ کہ اہلحدیث میں تمسخر اور استہزا کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ اس لیئے اس کے جوابات نہیں دیتے۔ مگر یہ نہیں بتایا۔ کہ اہلحدیث کا استہزا کسی میراثی بچہ سے بھی زیادہ ہے جسکا آباؤں پیشہ	اہلحدیث جلد ۱ نمبر ۳۱ صفحہ ۴ کالم ۲

نمبر شمار	شائی ہرزہ درائی	حوالہ
	ہی استہزا ہوتا ہے	اخبار
۱۵۵	جوتی کا جواب سینے۔ ایک میراثی	الحدیث
	کا لڑکا کسی زمیندار نے پرورش	جلد ۶ نمبر ۱۲
	کیا تھا۔ جب وہ بالغ ہوا۔ تو زمیندار	صفحہ ۳۔
	نے بطور آزمایش ایک پرانی جوتی	کالم
	کا ایک پیر کپڑے میں لپیٹ کر کہا	پہلا
	جب میراسی زادے نے روٹی	
	مانگی۔ تو اس نے کہا جاوہ لیلے	
	صاحبزادہ پرانی جوتی کے پیر کو	
	دیکھکر روتا چلاتا آیا۔ پوچھا۔ کہ بیٹا	
	کیوں روتے ہو۔ اس نے کہا	
	اس لیئے کہ آپ تو دو کھا چکے	
	میرے لیئے ایک ہی رکھی۔ غالباً	
	یہ جوتا۔ جو مسلم الحکم کے ہاتھ میں ہی	
	کسیطرح وراثت میں پہنچا ہے۔	

اخویم ایڈیٹر اخبار بدر کی نسبت

۱۵۶	بے نور اخبار بدر۔ مرزائی بچہ	الحدیث نمبر ۱۴ جلد ۵ صفحہ ۹
۱۵۷	جھک مارتا ہے۔ آخری قول گو شتر	
۱۵۸		
۱۵۹		

نمبر شمار	شمائل ہرزہ درائی	حوالہ
۱۶۰	آپ بدر نہیں۔ بلکہ بدرو	الحدیث جلد ۷ نمبر ۱۶ صفحہ ۶ کالم دوم
۱۶۱	بدرو الحکم دونوں بھائی یکے وزدباشد دگر پردہ دار	الحدیث جلد ۷ نمبر ۳۶ صفحہ ۳ کالم اوّل 〃
۱۶۲	اصل حرامزادہ وہی ہے جو اپنے باپ کے نطفے سے نہ ہو۔ اس لیئے وہ غیروں۔ حکیم نورالدین وغیرہ	الحدیث جلد ۷ نمبر ۳ صفحہ ۲ کالم اول
۱۶۳	کو باپ لکھتا ہو۔ او ظالم۔ بدر کی بدروی۔	〃 〃
۱۶۴	کذب مجسم قادیان میں بیٹھے جوتیاں	〃 〃
۱۶۵	کھا رہے ہیں۔ بہار پڑیں اخبار اور	〃 〃
۱۶۶	اخبار والے۔	〃 〃
	ایڈیٹران بدر و الحکم کی نسبت	
۱۶۷	بدزبانی سے اپنی اصلیت کا اظہار	الحدیث جلد ۵ نمبر ۳۵
۱۶۸	کر رہے ہیں۔	صفحہ ۷
۱۶۹	دشنام گر دہد خسے بانگ نتواں عوض گزیدن	〃 〃 〃
	اکمل صاحب کی نسبت	
۱۷۰	او اکمل۔ تجھ میں کامل بننے کا کوئی	الحدیث جلد ۵ نمبر ۳۵ صفحہ ۹

نمبر شمار	شانِ ہر زہ درائی	حوالہ
	نشان نہیں۔ کامل اور اکمل تو کجا	
	تجھے ناقص بلکہ انقص کہا جائے	
	تو بجا ہے۔	
	مہاجرین دارالامان کی نسبت	
۱۷۱	دین کے دشمن عقل سے حاشیہ نشین	اہلحدیث جلد ۲ نمبر ۴۳ صفحہ ۲
۱۷۲	ریویو کا ایڈیٹر مرزائی تقلید میں	مرقع جلد ۱ نمبر ۱ صفحہ ۹ سطر ۸
	اور ضلالت عقل و دانش کو بالائے	و صفحہ ۱۲
	طاق رکھتا ہے۔ بے شرم و بیحیا	
۱۷۳	بے حیائی تیرا آسرا۔ او ظالمو کبتک	اخبار
	دجال اکبر کے لنگر کی روٹیوں پر	اہلحدیث
۱۷۴	گذارہ کروگے۔ خدا پر تمکو ایمان	جلد ۵ - نمبر ۳۳
	نہیں۔ تم مرنے والے سے باتیں	صفحہ ۳ و ۴
۱۷۵	بنا دیں سرہ چیرہ کر نہیں ہو سکتا	کالم
	جب اہلحدیث نے اس کا ناطقہ بند	۲
۱۷۶	کر دیا۔ کہ وہ چیخ اٹھا۔ تو تم پہلا کس	
	شمار و قطار میں ہو۔	
	عام احمدیوں کی نسبت	
۱۷۷ ۱۷۸	مرزائیو! ایسی بے حمیت اور	اہلحدیث جلد ۳ نمبر ۲۰ صفحہ ۳ سطر ۱۲

نمبر شمار	ثنائی ہمزہ ذرائی	حوالہ
۱۷۹	بے غیرت زندگی سے تمہارے	
۱۸۰	لئے مرجانا بہتر ہے۔	
۱۸۱	احمق ۔ دہقانی ۔ بے دین	الحدیث جلد ۳ نمبر ۹ ۴ صفحہ ۸
۱۸۲		
۱۸۳	بود مسلک دانا ۔ مرد ارخود	
۱۸۴	ننگ ہے ایسی نبوت پر اور لعنت	الحدیث ۸ فروری سنہ صفحہ ۴ ۵
۱۸۵	ہے۔ ایسی بے جا حمایت پر سخن	
۱۸۶		
۱۸۷		
۱۸۸	پارٹی ۔	
۱۸۹	بھیڑیئے بد خلق خود غرض	الحدیث جلد ۴ نمبر ۲۴
۱۹۰		
۱۹۱	سفلہ ۔ دل آزار بدتہذیب	صفحہ ، کالم ۲
۱۹۲		
۱۹۳	متکبر کینہ توز	
۱۹۴	بڑے کذاب ۔ مبہوت الحواس	ضمیمہ الحدیث ۲۴ ۔ مئی
۱۹۵		سنہ ۱۹
۱۹۶	کانے دجالیو ۔ روسیاہ	
۱۹۷	مرزائیوں کو کس لقب سے پکارا	اخبار
	جائے ۔ کیونکہ ان کے اعمال و	اہلحدیث
	افعال محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم	جلد ۸ نمبر ۶ و ۷
	کے سچے تابعداروں کے خلاف	صفحہ ۱۹
	ہیں ۔ انکے اعمال و افعال سے	کالم
	کوئی شخص ثابت نہیں کر سکتا	۱

نمبر شمار	ثنائی ہزروی	حوالہ
	کہ یہ فلان مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ بلکہ اس کہاوت کے سوا چارہ ہی نہیں۔ کہ کچھ ان دے کچھ دھن دے کچھ لاٹاں والی تن دے کچھ ایدھر اودھر ویکھدے کچھ کعبے والے شیخ دے	
۱۹۸	کرشن بیتھیو! الیس فسیکم رجل رشید	مرقع اکتوبر ۱۸ء صفحہ ۵۰
	راقم ایڈیٹر احمدی کی نسبت	
۱۹۹	کھیانی بلی کھمبہ نوچے۔ تازہ مکر نکالا۔ اگر تم اپنے باپ کے سپوت ہو۔ تو اپنے پیر مغان کی عزت بچالو	الحدیث نمبر ۲۶ جلد ۳ صفحہ ۲ کالم دوم
۲۰۰	دجاجلہ قادیانی کی حرکت مذبوحی۔ مرتا کیا نہیں کرتا۔ وہ چاہتے ہیں۔ کہ اہلحدیث ان کے سبز باغ میں سیر کرنے کو آجائے۔	اہلحدیث نمبر ۲، جلد ۳ صفحہ ۱
	قادیان کی نسبت	
۲۰۱	قادیان دارالزیان بیت الخزلان	اہلحدیث نمبر ۲۹ جلد ۱ صفحہ ۲

	ثنائی ہرزہ درائی	حوالہ
۲۰۲	قادیان دارالسرور والبہتان	اہلحدیث نمبر ۱۴ جلد ۱ صفحہ ۴
۲۰۳	مقبرہ شہدا دی بہشت ہے	〃 نمبر ۱۷ جلد ۳ صفحہ ۴
۲۰۴	براہین احمدیہ الہامی تہیلہ ہے	〃 نمبر ۱۴ 〃 صفحہ ۳
۲۰۵	مرزا صاحب نے منذر الکسب بنایا۔	〃 〃 〃

مُعَزز ناظرین! یہ ہیں وہ بدزبانیان اور گالیان جو اہلحدیث کے مہذب اور پاکیزہ فطرت شیرین زبان وخوش بیان ایڈیٹر کی قلم سے سرزد ہوئی ہیں۔ نہایت سرسری نظر سے مضامین ثنائی دیکھکر ہم نے یہ ثنائی ہرزہ درائی نقل کی ہے۔ ہنوز وہ تمسخرانہ طریق گفتگو نقل کرنا۔ باقی ہے۔ جسپر فخر و ناز سے پری رخ امرتسری دون کی لیا کرتا ہے۔ کہ مرزائی میری یاوہ سرائی سے عاجز ہیں۔ افسوس تو یہ ہے کہ مندرجہ بالا سب دشتم اس شخص کی زبان وقلم سے نکلا ہے۔ جس کے کھانے کے دانت تو اور ہیں۔ مگر

دکھانے کے دانت یہ ہیں!

جو امرتسری خناس من الناس اپنی تفسیر اردو بین لا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ کا شان نزول نقل کرتا ہوا لکھتا ہے۔ کہ

"راقم کہتا ہے۔ یہ ایک پاکیزہ اصول ہے۔ کہ مناظرہ میں فریق ثانی

کے بزرگوں کو انہی لفظوں سے یاد کرنا چاہیئے جن لفظوں سے ہم اپنے بزرگوں کا نام سننا چاہیں۔ افسوس ہے۔ کہ زمانہ حال میں اس طریق کی گفتگو بہت ہی کم ہوتی ہے۔ جس کا نتیجہ بھی ظاہر ہے

بلفظہٖ تفسیر ثنائی جلد سوم شان نزول صفحہ ۹۶

آس سے بھی عجیب آپ کو اس اکذب الناس کا ایک اور قول سناتا ہوں کہ ایک دفعہ ہمدرد اسلام آگرہ کے ایڈیٹر نے اس پر کینہ کے مباحثہ نگینہ پر کچھ اعتراض کیئے تھے جنمیں ایک اعتراض یہ بھی تھا۔ کہ "آریہ مناظر کو سرسوتی اور سوامی کا خطاب کیوں دیا؟ اس کے جواب میں امرتسری شریر نے ایڈیٹر رسالہ ہمدرد اسلام کو مخاطب کر کے جو تحریر کیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ

"میرے دوست! اگر ہم کسی قوم کے مجادلے کے مطالبہ اس قوم کی اصطلاحیں اس قوم کے بزرگوں کو یاد نہ کریں گے۔ تو ہمارے دین کو کہاں تک تقویت مل سکتی ہے۔ آپ ذرا مولوی رحمت اللہ مرحوم کا مباحثہ پادری فنڈر والا ملاحظہ فرمائیں۔ کہ پادری مذکور کو کیسے ادب آداب سے لکھتے ہیں کیوں! اس لیئے لکھتے ہیں۔ کہ یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے"

اہلحدیث جلد ۲ نمبر ۱۲ مورخہ ۲۷۔ جنوری ۱۹۱۰ء صفحہ ۸ کالم اول

کیا کوئی شخص خیال کر سکتا ہے کہ جس انسان نے اپنا یہ اصول بیان کیا ہو۔ کہ "فریق ثانی کے بزرگوں کو انہی لفظوں سے یاد کرنا چاہیئے جن لفظوں

سے ہم اپنے بزرگوں کا نام سننا چاہیں۔ تاکہ "ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے" کے مطابق بدبو لکر بدنہ سننا پڑے۔ وہ بھی کبھی اپنے قول کے خلاف دوسری قوم کے بزرگوں کو برا کہہ سکتا ہے؟ مگر یہ سنکر آپ حیران ہونگے۔ کہ اوپر والی تمام گالیاں جو احمدی قوم کے بزرگوں اور خصوصاً پیشوا و مقتدا کی نسبت نقل ہوئی ہیں۔ وہ اسی بے اصولے اور لِمَا تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ کے مصداق اڈیٹر اہلحدیث امرتسری جنیدش کے منہ سے نکلی ہیں۔ یہ ہے اس کی اصلیت اور یہودیانہ فطرت کہ ؎

چوں بخلوت میروی ایں کار دیگر میکنند

کیوں او ابن خضر رجو! کیا حضور مغفور سیدنا و امامنا مسیح موعود علیہ السلام احمدی قوم کے پیشوا۔ اور امیر المومنین مولانا و مرشدنا حضرت مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ ہمارے مقتدا اور اخی المعظم مخدوم الملت و اخویم فی الدین عالیجناب مولوی محمد علی صاحب ایم اے۔ محترم و دیگر بزرگان سلسلہ نہیں ہیں؟ اور اگر ہیں۔ تو کیا احمدی اپنے ان بزرگوں کو ان ہی لفظوں سے یاد کرتے ہیں۔ جن سے تو نے یاد کیا ہے؟ اگر نہیں۔ تو پھر یہ گنبد کی صدا لوٹ کر کہنے والے کو ہی سننی نہ پڑے گی تف ہے تری ہر زہ درائی پر اور حیف ہے اس بے حیائی پر کہ جو کہتا ہے۔ وہ کرتا نہیں۔ اور باوجود اسقدر بدمزہ گالیاں دینے کے اور تمام اہلحدیث کا کورس ختم کر چکنے کے الٹی شکایت کرتا ہے۔ کہ احمدی میں گالیاں بڑے مزے کی دی جاتی ہیں۔ او بدحواس! اول تو بدمزہ گالیوں کے جواب میں اگر بدمزہ ہی

گالیاں دیجاتیں۔ تو بھی کوئی شکایت کا موقعہ نہ تھا۔ کیوں؟ اس لیئے کہ ؎ ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے" اہلحدیث صفحہ ۸ پھر ہماری مزیدار گالیاں۔ سننے سے بھی تیرے سر میں درد ہوتا اور دل پر صدمہ پہنچتا ہے۔ اور بدفطرتی سے شکایت نامہ تک بھی گالیاں دیئے چلا جاتا اور مردود کشتۂ ابو الوفا سے بھی سلوا تیں سنواتا ہے۔ مگر یاد رکھ کہ حضرت حجتہ اللہ کی پیشگوئی "احمدی" کے ہاتھوں انشاء اللہ پوری ہوتی دیکھیگا جو یہ ہے کہ

یہ گمان مت کر کہ تیری بدزبانی ہے معاف
قرض ہے واپس ملیگا تجھکو یہ سارا ادھار

بہتر ہے کہ پچھلی بیباقی ہو جانے دے اور مزید زیر بار ہمکو نہ کر جب پچھلا حساب صاف ہو چکے۔ اسوقت جدید کھاتہ ڈال لینا سہولیت کے لیئے ہم یہ کہتے ہیں۔ ورنہ جہانتک ممکن ہے۔ اگلا پچھلا سارا ہی حساب چکا دینگے خاطر جمع رکھ۔ جدید رقم جو ۳۱۔ مارچ ۱۹۱۱ء کے اہلحدیث میں تو نے اور خدا کے مارے ہوئے کشتہ نے ہمارے سر چڑھائی ہے۔ اس کو ہم رٹا دیتے ہیں۔ آیندہ جبتک پچھلا قرضہ ادا نہ کر لیں بیضرورت جدید رقم کا فکر نہ کرینگے۔ ہاں بشرط گنجایش مناسب ہوا۔ تو اسمیں بھی کوئی قسط ادا کرتے رہینگے۔ فانتظر

او بے وفا خصم سے صورت چھپانا۔ اور بزرگوں کے منہ آنا۔ شرط مروت نہیں۔ جواب سے جی چرانا۔ اور حیلے حوالے بنا کر گالیاں

سنا نا شرافت نہیں ہے

ابھی سے تار آہوں کا ابھی سے شور نالوں کا

تماشا دیکھتے جاؤ۔ ذرا تم اس کی چالوں کا۔

یہ مانا تم بڑے ہی مولوی ہو اور پنڈت بھی

جواب آساں نہیں پنڈت مگر میرے سوالوں کا

کسی کشتہ کی نظموں پر یہ اترانا نہیں اچھا

تمہیں سوچو بگڑتا کیا ہے ایسا بکنے والوں کا

مصیبت جس قدر آئی تمہاری جان پر آئی

نہ بگڑا کہنے والوں کا نہ بگڑا سننے والوں کا

اَب ہم ایک دو گواہ تمہاری کذب بیانی پر پیش کر کے پھر بتائیں گے کہ تم نے کیوں دشمن دین کی سرکوبی کا یہ طریق اختیار کیا۔ سنو! تمہارا استاد مولوی احمد اللہ امرتسری تمہارے کاذب ہونے پر بذریعہ خط اسمی پٹلوی گواہی دیتا ہے۔ جسکو روحانی باپ بٹالوی نے اشاعۃ السنۃ جلد ۲۱ میں نقل کیا ہے۔ مولوی احمد اللہ نے بٹالوی سے شکایت کی ہے۔ کہ

"آپ نے (محمد حسین نے) ایسے شخص (ثناء اللہ) کے قول پر بحر دسمع یقین کر لیا جبکا کذب بارہا معلوم ہو چکا ہے"

بلفظہٖ اشاعت السنۃ جلد ۲۱ صفحہ ۵۵۔ توجیہ الکلام صفحہ ۲۷

یہ تو تیرے کذاب ہونے پر تیرے بزرگوں اور ہم مذہبوں کی گواہی ہے اپنے دیگر ہم بانوں کی شہادت اپنی مصدقہ سن لے۔ جنہوں تجھ معصوم کو

گنہگار قرار دیا۔ تو بیچارے ناکردہ گناہ نے دوسروں کے گناہ گنوا کر اپنی صفائی پیش کی۔ پڑھ اپنا اعمالنامہ بائیں ہاتھ میں لیکر جہاں اقرار کیا ہے کہ

"میرے مہربان مرنے پہ کہتے ہیں۔ اور بُرے سے بُرا دھبہ جسے بدنام کرتے ہیں کہ میں نے امرتسر کے اتفاق میں نفاق ڈالا اہلحدیث اور حنفیوں میں میں ہی نے فساد ڈالا۔ پھر اہلحدیث میں بھی پھوٹ میں ہی نے ڈالی (میں ہی نے" کیا فاضلانہ اُردو ہے۔ (احمدی) اہلحدیث جلد ۵ صفحہ ۲ کالم ۲

بول! سمجھ گیا یا نہیں کہ تیرے مفتن اور مفسد و کذاب ہونے کے تیرے ہی ہم مذہب شاہد ہیں۔ اب اگر یہ شہادت ان کی سچی ہے۔ تو تو جھوٹا۔ اور اگر یہ گواہی جھوٹی ہے۔ تو وہ جھوٹے۔ بہرحال بدنیتی سے بہرود فریق ہیں تو غیر مقلدی۔ اب ہوش کر کے سُن کہ "احمدی نے" تیری تعزیر و سرزنش کی یہ راہ جو کسیقدر سخت ہے کیوں اختیار کی؟

اول۔ اس لیئے کہ تفسیر ثنائی جلد چہارم صفحہ ۱۶۳ میں تو نے لکھا ہے کہ

"کوئی باباں کردن چنان است۔ کہ بد کردن بجائے نیکمردان یعنی جن شریروں کی شرارت اور کمینہ پن یہانتک بڑھ رہا ہو کہ وہ مخالف کی نیکی پاکر (بے تحاشا گالیاں دیتے چلے جاویں اور جنکی کوئی تحریر یا تقریر بجز استہزا کے نہ ہو۔ احمدی) الٹی اور شرارت پر

کمربستہ ہوں۔ دوسرا طریق کو عمل میں لانا مناسب ہے
جو آدمی جس قابل ہو۔ اس سے ویسا ہی طریق برتا جائے

بلفظہٖ

تیرے مقابلہ میں ہم نے جس قابل تجھکو پایا۔ ویسا ہی طریق حسب منشا
سامی برتا۔ پھر شکایت کیوں؟ اہلحدیث کا کوئی بھی پرچہ اٹھا کر اور مرقع کا
کوئی بھی ورق الٹ کر دیکھئے۔ تو یہ ہی معلوم ہوگا۔ کہ گویا آجنا بھی اور مرقع
خاص سلسلہ احمدیہ کی توہین اور تذلیل کے لیئے جاری ہوا ہے۔ کہیں
امام المتقین خلیفۃ اللہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی
ذات والاصفات پر یہود یانہ جاہلانہ متعدانہ حملہ ہے۔ کہیں امیر المومنین
خلیفۃ المسیح والمہدی ایدہ اللہ بنصرہٖ کے علم پر کتہ چینی ہے۔ اور ایک عالم
باعمل حکیم و عقیل کو راس المجانین و خبطی کہکر اپنی فطرت کا اظہار کیا جاتا ہے
کہیں بزرگان سلسلہ کو حقارت آمیز الفاظ سے بودم بے دال۔ اور پیشرم
اور احمق سردار خواجہ بیدین وغیرہ کہا جاتا ہے۔ کہیں یہ عنوان ہے "مرزا دم
دبا کے بھاگ گیا۔ اور ایک ہی چوٹ کھا کے بھاگ گیا" کہیں یہ سرخی ہے
"قادیانی کذب بیانی"۔ اسی ضمن میں بہت سی پراز سب و شتم نظمیں بھی نکلیں۔
جنکے ایک دو شعر بطور نمونہ یہ ہیں۔

جو نبی بنتا ہے آج اس کی ہے یہ بولہبی ۔۔۔ ہے وہ کذاب شریا کوئی دیوانہ غبی
سند ہی احمد ہوا کہلا کر غلام احمدؐ ۔۔۔ مورد لعن ہوا اپنی زبانی بے حد
مدعی جب ہوا ابنیت حق کا یہ عبداللہم ۔۔۔ اپنی تصویر کے یہی اس نے کہے کر لئے دام

قادیانی ہے عجب اعجم و اعمے و اصم — آگ کی قینچی سے ہوں ست و زبان الیہ قلم

رفع بابت جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۵ و ۱۶

کہیں لکھا۔ کہ مرزا کو اسلام کیا خدا پر بھی ایمان نہیں۔ کہیں یہ لکھا۔ کہ مرزا بڑا کذاب۔ بڑا دجال۔ بڑا جھوٹا۔ بڑا بے حیا۔ بڑا غدار۔ بڑا مکار۔ بڑا فریبی۔ بڑا ابلہ فریب۔ بڑا مفتری علے اللہ۔ غرض سب اوصاف قبیحہ میں بڑا ہے۔" رفع اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۶۔ غرض شیطان امرتسری کی ہرزہ درائی اور یاوہ سرائی مختصر طور پر ہم نے گزشتہ اوراق میں بھی نقل کر دی ہے۔ لہذا ہم اس بدمآل ثانی دھرمپال سے پوچھتے ہیں۔ کہ ہم بحیثیت ایک احمدی ہونے کے کہاں تک تیرا جواب دینے پر مجبور ہیں۔ یہ تمام تقریر بہ تغیر چند الفاظ تمہاری ہی زبان کی ہے۔ دیکھو اپنا اخبار مورخہ ۱۵ مئی ۱۹۰۸ء جلد ۲ نمبر ۴۵ صفحہ ۴ پس مجبورا ہمنے بھی تمہاری سرکوبی کا وہ راہ اختیار کیا جس کی اجازت آپ کی طرف سے ہمیں حاصل ہو چکی ہے۔ اور یہ اجازت نامہ بمقابلہ سناتن[1] دھرمی مسلمانوں کے آپ نے شایع کر دیا ہے۔ جسکو یاد دہانی نظر ثانی کے لیئے پیش حضور کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے۔ خطوط وحدانی کی عبارت ہماری ہے۔ آپ نے اہل فقیہ یعنی سناتن دھرمی مسلمان کے مقابلہ میں جس معذوری کو پیش کیا ہے۔ اسی معذوری کو بچشم قبول کر کے ہم آریہ[1] مسلمان کے مقابلہ میں عرض کرتے ہیں۔ اور ثنائی الفاظ میں ہی سناتے ہیں۔ سنیئے! آپ کا ارشاد ہے

---

[1] امرتسری خناس نے حنفی علماء کو سناتن دھرمی مسلمان کا خطاب دیا دیکھو اہلحدیث جلد ۳ نمبر ۱۵ صفحہ ۲۔ لہذا ان کے مقابلہ میں خود بدولت آریہ مسلمان تو ضرور ہی ہوئے۔ کیونکہ حنفی سناتن دھرمی رہیں۔ تو غیر مقلد لاریب آریہ ہیں احمدی

جسپر ہمارا بھی صاد ہے۔ کہ

"جس اخبار کیطرف سے ہمپر بحیثیت ذات اور بحیثیت قوم اور بحیثیت مذہب اور بحیثیت بزرگان مذہب کے ایسے ایسے سخت حملے ہوں۔ مگر ہم اس کے مقابلے پر ایسے خاموش رہیں۔ کہ اپنی صفائی کرنے کے بھی مجاز نہ ہوں۔ تو کیا اس صورت میں ہم قرآن شریف کی امت ہونگے جس نے جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا کو جائز رکھا ہے۔ یا انجیل کے پیرو ہونگے جس نے رطب اللسان ہونے کو حکم دیا ہے۔ کہ ظالم کا مقابلہ نہ کرو۔ تمہارے ایک گال پر طمانچہ مارے تو دوسرا اس کی طرف پھیر دو۔ باوجود ان مظالم شدیدہ کے ہمنے جو کچھ لکھا ہے۔ اکثر اپنی صفائی اور مدافعت میں لکھا ہے۔ ہمنے کبھی امام (بخاری) صاحب یا (ائمہ محدثین رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ احمدی) پر حملہ نہیں کیا۔ ہماری زبان جل جائے اور قلم ٹوٹ جائے اس سے پہلے۔ کہ ہم (سلف صالحین و ائمہ محدثین و ائمہ مجتہدین پر احمدی) کبھی حملہ کریں ہاں ہمارے مخالف (بلکہ خدا اور رسول کے دشمن اہلحدیث کے اڈیٹر خبیث۔ احمدی) نے جو جو کرشمے دکھائے ہیں۔ وہ (کسیقدر پیچھے نقل ہو چکے ہیں۔ جو۔ احمدی) انکے اور ہمارے ناظرین سے مخفی نہیں پس ان واقعات کو ملحوظ رکھکر ہمارے (بے حیا ابو الوفا پر حیا اور پر خطا امرتسری شریر۔ احمدی) خود ہی غور کریں۔ کہ وہ ہم سے

ریجز بے باقی اپنے پرانے قرضے کے۔ احمدی) کیا کرانا چاہتے ہیں
جو ہم نے نہیں کیا۔ اور کیا تک کرانا چاہتے ہیں جو ہم نے
(بطور سودا ۔ احمدی) کیا ہے ؎ میرے دل کو دیکھکر میری وفا
کو دیکھکر بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھکر۔

بلفظہٖ اہلحدیث مورخہ ۱۵ مئی ۱۹۱۱ء صفحہ ۶ کالم اوّل

لیجئے بے وفا صاحب! جبکہ ہم نے جزاء سیئۃ سیئۃ کے مطابق
ہی آپ کے ساتھ معاملہ کیا ہے۔ تو پھر شکایت کیوں؟ یہ ہے۔ دوسری
وجہ کہ احمدی نے آپ کے لیئے وہی راہ پسند کی جو مسلمہ آنجناب و مرغوب
حماقت مآب تھی۔ دہابیو! یاد رکھو کہ ؎

مجھ سا مشتاق جہان میں نہ کہیں پاؤ گے
گرچہ ڈھونڈو کے پری رخ کبھی ہمراہ لیکر

تیسری وجہ امرتسری کی تنبیہ کے لیئے موجودہ طرز اختیار کرنے کی یہ ہے
جس کو اہلحدیث نے بالفاظ ذیل بیان کیا ہے۔ کہ

"قرآن شریف جو بانی فطرت کی کتاب ہے تعلیم دیتی ہے
فمن اعتدیٰ علیکم فاعتدوا علیہ بمثل ما اعتدیٰ
علیکم واتقوا اللہ یعنے جو کوئی تم پر زیادتی کرے۔ تم بھی اس سے
اسیقدر بدلہ لے لو۔ اور زیادتی کرنے میں اللہ سے ڈرو۔

بلفظہٖ اہلحدیث مورخہ ۲۷۔ نومبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۲ کالم اول

پس اس ارشاد خداوندی کے مطابق جو مسلمہ بے وفا یا وہ سرا امرتسری

ہرزہ درا کا ہے۔ ہم نے ایسے حربوں کا استعمال کیا۔ جو بقول ما اعتدے
کے ہیں۔ پھر شکایت کیوں کرتا ہے؟ ؎

ایک ہی چوٹ میں بے خود ہو اغنیا یہ آیا
تو نے او جہل مرکب ابھی دیکھا کیا ہے

اگر کوئی اعتراض کرے۔ کہ کیا گالی کا جواب گالی سے دیکر دونوں جانب
مساوات نہ ہو گئی۔ تو ہم عرض کرینگے۔ کہ ہم نے اول تو اپنی طرف سے
کوئی گالی نہیں دی۔ اور فرضا اگر گالی بھی ہو۔ تو

بموجب حکم حدیث شریف المستبان ما قالا فعلی البادی
ما لم یعتد المظلوم یعنے گالیاں اور بدزبانیاں کرنے والوں کا سزا
گناہ ابتدا کرنے والے پر ہے۔ جبتک کہ مظلوم حد سے نہ بڑھ جائے
فریقین کی سخت کلامی کا سارا گناہ (امرتسری بدزبان گندہ دہان
اور اس کے نامہ نگاروں پر احمدی) حصہ رسدی پہنچیگا۔ میں نہیں
کہتا خود سید الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم
کا ارشاد ہدایت بنیاد ہے۔ مَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ
بلفظہ الکلام المبین مصنفہ امرتسری لعین صفحہ ۱۶۴
پس ہم بے قصور ہیں۔ سب الا بلا بگردن مُلا۔ اگر کسی کے دل میں یہہ
خیال پیدا ہو۔ کہ بُرے کی ریس کرکے برائی کرنا درست نہیں۔ تو ہمارا
جواب وہی ہوگا۔ جو دھرمپال کے مقابلہ میں اپنی بدزبانی کا امرتسری نے
تغلیب الاسلام جلد دوم میں دیا ہے۔ کہ

"ہمارے علمائے کرام اور مہذب ناظرین ایسے طریق تحریر
اختیار کرنے میں ہمیں مجبور سمجھیں گے کتب فقہ میں مسئلہ ملتا ہے
کہ جادوگروں کے مقابلے میں جادو سیکھنا جائز ہے چونکہ (الحدیث)
خصوصاً (امرتسری خبیث) ہمارے مخاطب (مثیل) دھرمپال نے
آجکل کے مناظرات میں ایک قسم کی خاص جدت پیدا کر رکھی
ہے۔ وہ جدت صرف تمسخرانہ (بدزبانی کی) تحریر ہے۔ چنانچہ
(احمدی کے) اسی نمبر میں جو اس نے (خلاف شرافت و
تہذیب و انسانیت گالیاں دی ہیں۔ مختصراً نقل ہو چکی ہیں۔ کہ) کس کس
پیرایہ میں (ہمارے امام و بزرگان قوم و عموماً احمدیوں کی) توہین کی ہے
اس لئے جو کچھ لکھا گیا۔ ان کی بیہودہ گوئی اور زبان درازی
سے تنگ آکر کیا گیا۔" آہ ؎

دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیوں
روئیں گے ہم ہزار بار کوئی ہمیں ستائے کیوں

(لفظہ الخطیب الاسلام جلد دوم حاشیہ صفحہ ۱۲ مطبوعہ باران)

غالباً اب روسیاہ ابوالوفاء کو شکایت کا موقعہ نہ ملے گا۔ اس لئے۔ کہ

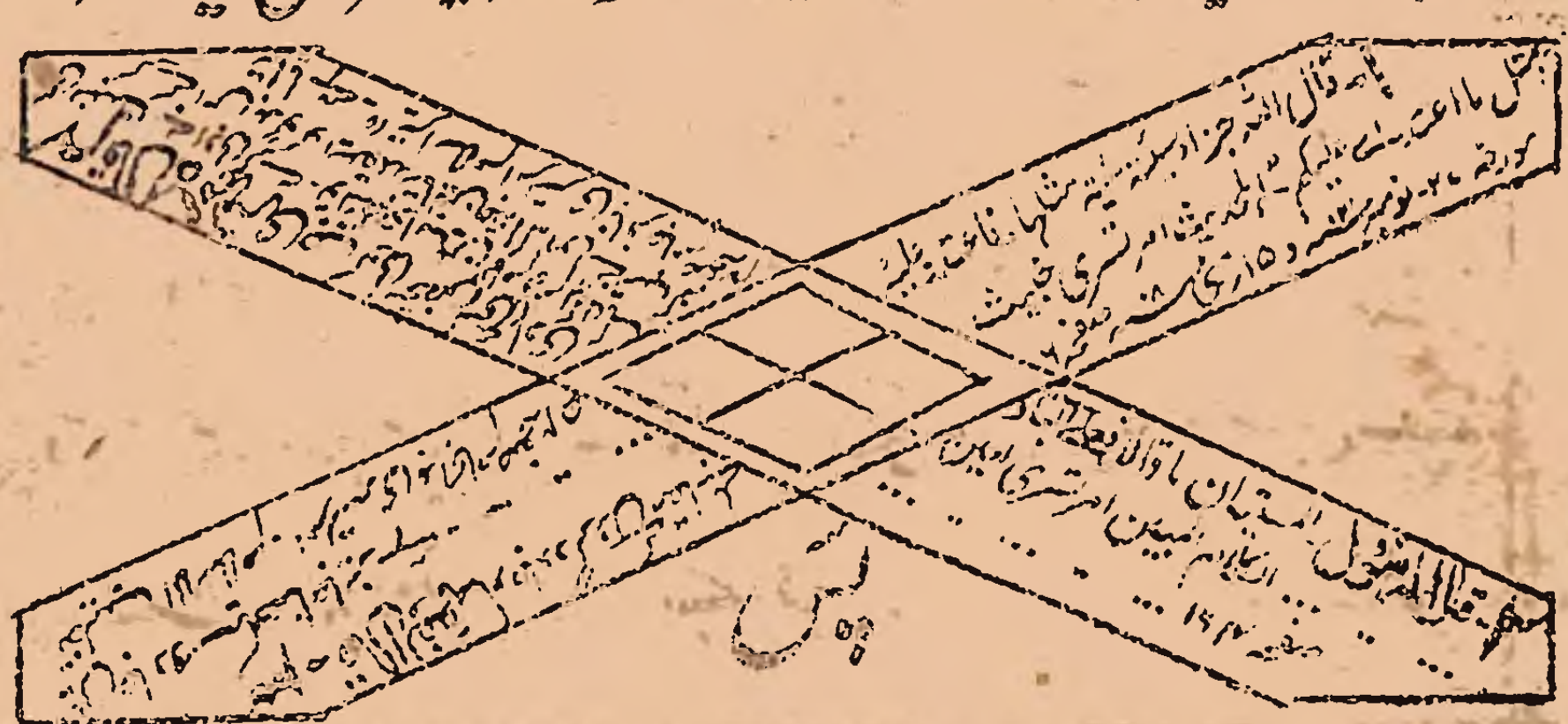
قال الله جزاء سيئة سيئة مثلها فمن عفا
وأصلح فأجره على الله
وقال ما عوقبتم به فعاقبوا بمثل ما عوقبتم به
ولئن صبرتم لهو خير للصابرين

۲۱۲

منقولہ بالا چار طریقوں سے جبکہ ہمکو بدلہ لینے کا حق حاصل ہو گیا۔ تو پھر شکایت کیسی اور گلہ کیوں؟ اب ٹھنڈے دل سے ہمکو اپنا حق لینے دو ہم مجبور ہیں۔ کیونکہ

شوخی جو حد سے بڑھ گئی اس نابکار کی — چاروں طرف سے آئی صدا مار مار کی
برسوں سے بدزبانی جو کرتا تھا بیحیا — ہمنے بھی اس سے خوب نبھانی ایکبار زار کی
تیار ہو کے نکلا جو میدان میں احمدی — آتے ہی اک دکھائی چمک ذوالفقار کی
چھائی عدو کے چہرے پہ فی الفور سرخی — دکھلا کے پیٹھ راہ لی اس نے فرار کی
ضارب نے ایک ضرب لگائی جو تان کر — مضروب بولا فانے نہ اس کی سہار کی
کھاتے ہی ایک تیر ہرن ہو گیا شریر — مجروح ٹانگ ہو گئی لاغر شکار کی
ہو کر لہولہان جو بھاگا دبا کے کان — جا کر پناہ لی کسی جنگلی حصار کی
سمجھا تھا احمدی نے اسے شیر کا شکار — اس واسطے تلاش تھی صیاد وار کی
دیکھا جو پاس جا کے تو معلوم یہ ہوا — وحشی ہے جانور شکل مگر سو سمار کی
تھا کشتہ جفا جو وہ اس کا حمایتی — جس نے کہ اپنی جان ہی اس پر نثار کی
ہمت تو دیکھیئے ذرا اس بیس مار کی — صورت تمیر سے وہ ڈرانے لگا ہمیں
کیا خوب دیکھ جوڑی ہوئی ہے یہ بوالوفا — اک سو سمار دوسرے جنگلی حصار کی
کشتہ ہے کوئی زندہ نہیں مانگتا مدد — حرکت یہ کبھی تو نے حمایت نہ ہار کی
جاہل بچے ہی سمجھتے ہیں پنجاب کا ہے شیر — گیدڑ کی شیر کھال ہے یہ مٹی خوار کی
پہلی ہی چوٹ میں ترا بھانڈا گیا ہے سر — آگے تو آنے والی ہے نوبت خوار کی
ضرب المثل سنی نہ تھی تو نے سنا کی — سو چوٹ اسکی ہوتی ہے تو اک لہا کی

کیوں احمدی کی ضرب سے یوں ہو بدحواس — دربار نورِ دین میں جا کر پکار کی
اس ہائے وائے سے تری بس ہے یہی غرض — صیّاد جان چھوڑ دے اپنے شکار کی
سُن لے! مرید قاتلِ خنزیر کا ہوں میں — عادت ہے اسلئے مجھے بد کے شکار کی
میں جانتا ہوں سب تری روبہ بازیاں — چالیں سمجھتا خوب ہوں مردار خوار کی
بول اب کہاں گئیں وہ تری لن ترانیاں — بزدل جو اسطرح سے ہے چیخ و پکار کی
تیرے دماغ میں جو ہوا تھی بھری ہوئی — حاجت تھی اسکے واسطے اک نوکدار کی
اک بات پوچھتا ہوں مہاشہ جی آپ سے — جس کی شکایت آپ نے ہے بار بار کی
کیا احمدی نے دی ہیں بہت گالیاں تمہیں — کھا کر قسم بتائیے پروردگار کی؟
وہ گالیاں ہیں یا کہ ہیں بیس کی گولیاں — جو ہے غذا تمہارے دلِ بیقرار کی
اب تم ہی سوچکر ذرا انصاف سے کہو — جو گالیاں تھیں بدمزہ والا تبار کی
ہم نے تو آپ کی وہ سبھی بدمزہ سنیں — اب بدمزہ کے سننے میں کیوں تمنی رکی
ہے یہ معاملہ کی صفائی جناب من! — اور ہے وفا یہ آپ کے خدمتگذار کی
مقروض آپ کے تھے جو مدت سے احمدی — جس کی تھی مانگ آپنے دس بیس بار کی
تنگ آکے احمدی نے تقاضے سے آپکے — صورت نکالی قرضہ و دولت مدار کی
لیکر قلم دوات جمع کر کے سب قسم — تفصیل اسکی پہلے ہے تاریخ وار کی
اوپر لکھا ہوا ہے۔ وہ قرضہ سب آپکا — میزان دیکھ لیجئے اس کے شمار کی
ساتھ اس کے اب ملایئے واپسی شدہ رقم — باقی نکال دیجئے پھر قرضدار کی
اپنی طرف سے ہمنے ابھی کچھ نہیں دیا — یہ ہے ادائیگی اسی پچھلے اودھار کی
ہے بہتر کان کھولکے سن لے او بے وفا — گر احمدی سے تو نے کبھی تین چار کی

گدی سے کھینچ لیگا وہ تیری زبان کو ہر زہ درائی پھر اگر اوبد شعار کی
تاہم نے کس طرح ہے پچھاڑا خبیث کو
دیکھی یہ جنگ احمدی ہو بہار کی

ثنائی بے حیائی

امرتسری کذاب بات بات میں کذب بیانی کرتا ہے۔ اور اپنے ہم جنسوں کی آنکھوں میں دھول ڈالتا ہے۔ اور پھر اس یاوہ گوئی پر اتراتا اور بغلیں بجاتا ہے جیسا کہ اسی مضمون میں کمال بے شرمی سے اپنے عجز و فرار پر پردہ ڈالتا ہوا ایسا سفید جھوٹ لکھتا ہے جس کو ایک معمولی عقل کا انسان بھی سنکر متحیر ہو جائے۔ اور وہ یہ ہے کہ

"رسالہ احمدی کے تین نمبر شایع ہو چکے ہیں۔ پہلے نمبر میں اس نے مخالفین مرزا کو یہودی بنایا ہے۔ اور جسقدر آیات و احادیث یہود کے متعلق ہیں۔ وہ سب مخالفین مرزا مسلمانوں کے حق میں لکھی ہیں۔"

بلفظہٖ کالم دوم صفحہ اول

ناظرین! احمدی کا نمبر اول تو آپ نے ملاحظہ فرمایا ہوگا۔ اسمیں کوئی آیت یا حدیث ایسی ہے۔ جو یہودیوں کے حق میں ہو۔ مگر ثنائی یہود کے حق میں ہو تمہیدوں میں بصفحہ ۶ تفسیر ثنائی جلد سوم سے ایک آیت نقل کی گئی ہے۔

جسمیں قانون الٰہی کا بیان ہے۔ کہ شریر انسان اور جنات انبیاء کے دشمن بنائے جاتے ہیں۔ اس آیت کریمہ میں کذالک فرما کر ظاہر کر دیا ہے کہ خدا کا قانون ہمیشہ انبیاء کے لئے اسی طرح ہے اس آیت کو ہو بہو کے ساتھ مخصوص کرنا ثنائی مفسر کا ہی کام ہے۔ کسی الٰہی مفسر کا۔ کیونکہ قرآن مجید کے مضامین کسی خاص انسان سے مخصوص نہیں۔ بلکہ عام ہیں کسی قوم کی برائی اگر قرآن شریف میں مذکور ہے۔ تو وہ اس قوم پر ہمیشہ نہیں۔ بلکہ جو بھی ان برائیوں کا مرتکب ہو جائے اس کا مورد بنے گا۔ اس پر اگر ثنائی تصدیق چاہو۔ تو وہ بھی موجود ہے۔ امرتسری اپنے اہلحدیث مورخہ ۱۹ جنوری ۱۹۰۶ء میں بجواب عبداللہ بہاری حنفی کے لکھتا ہے۔ کہ

"جن لوگوں نے مسلمانوں کو مساجد سے نکالا تھا۔ انکی نسبت کہا گیا تھا۔ کہ اخرجوھم من حیث اخرجوکم مگر جسے خطرہ ہے۔ کہ آپ کہیں گے یہ آیات تو مخالفین اسلام کے حق میں ہیں لیکن آپ کو واضح رہے۔ کہ خدا کی کتاب میں جب کسی قوم یا شخص کی برائی مذکور ہوتی ہے تو دراصل وہ برائی انکے فعل کی ہوتی ہے۔ جو فاعل تک متعدی ہو کر اس کو بھی آلودہ کرتی ہے۔ پس جو فعل مشرکوں کے ضمن میں قابل خوض و لایق مقابلہ ہے۔ مسلمانوں میں بھی ہے"

بلفظہ صفحہ ۷ کالم اول

باوجود اس اقرار کے امرتسری در و نگر کا خلاف حق یہ دعوے کرنا۔ کہ احمدی نمبر اول میں ان آیات کا جو یہودیوں کے حق میں ہیں۔ مسلمانوں کو مصداق

بنایا گیا ہے۔ پیرے سر کی بجائی اور کج ادائی نہیں تو اور کیا ہے؟
تفہیم اس غزا فی پر یہ تیسرا جھوٹ ہے۔ جو اس مضمون میں کا بیا
بولا اور چھٹا جھوٹ یہ لکھا کہ احادیث مندرجہ رسالہ نمبر اول کو
یہودیوں کے حق میں بتایا۔ احمدی نمبر اول کے صفحہ ۸ و ۹ پر دو حدیثیں
درج کی گئی ہیں۔ جو بالصراحت مسلمانوں کے حق میں ہیں۔ امرتسری کا
ان احادیث کو یہود کے حق میں جاننا سراسر جھوٹ اور اس کے الحاد
سے خارج ہونے کی دلیل ہے جو ہے اس حدیث خوانی پر۔ اگر امرتسری
انجمن کاذبین کا سکرٹری نہیں۔ تو تمام رسالہ نمبر اول میں سے ایک آیت
یا ایک حدیث تو بتا دے۔ جو یہود کے حق میں ہے۔ مگر احمدی نے اس کا مرصد
مسلمانوں کو بتایا ہو۔ ایسا دکھانے پر ہم اس کو اس دعوے میں
سچا مان کر ۵۰۰ پانچ سو روپیہ انعام بھی دینگے۔ ورنہ لعنۃ اللہ
علی الکاذبین۔ میں اس کے کذب کا انعام موجود ہے۔ جو پسند ہو۔ وہ
لے لے۔

بات دراصل یہ ہے۔ کہ احمدی نمبر اس میں براہین قاطعہ
سے امرتسری اور اس کے ہمجنسوں کا مثیل یہود ہونا ثابت کیا گیا ہے۔
وہ ایسی ہیں۔ کہ امرتسری بیچارہ تو کیا اگر انجیل بھی جن کا یہ مثیل ہے۔ اس کی
دو پر زور براہین تو اپنی صفائی پیشگی کے اس شرد جرم سے بری نہیں
ہو سکتے۔ پس ان دلائل کی تردید سے عاجز اگر جھوٹ پر جھوٹ بولتا
اور اپنی رسوائی کا خود موجب بنتا ہے۔ کیا یہ علمی بحث نہ تھی۔ کیا احادیث

مندرجہ رسالہ ہذا اصح الکتب و دیگر صحاح سے نہیں ہیں کیا اس کے مخاطب یہودی ہیں یا مسلمان؟ اگر شرم و حیا کا تجھ میں ذرہ ہے۔ تو او امرتسری کذاب۔ احمدی کے عشرہ سوالات مندرجہ رسالہ اول کا جواب دے۔ ورنہ منہ نہ دکھا۔ الحمدللہ کہ ناصحانہ نظم کا پہلا ہی شعر کیسا سچا ثابت ہوا۔ ؎ ثناء اللہ اگر تجھ میں ہے کچھ شرم و حیا باقی۔ تو بول اٹھ اب تری ذلت میں ہے کیا رہ گیا باقی۔ دیکھا کسقدر ذلت ثابت ہوئی۔ جواب سے عجز۔ مقابلہ سے گریز۔ کشتہ کی امداد اصل بحث سے فرار جھوٹ پر مدار اس سے زیادہ اور کیا ذلت ہوگی۔ مگر بے شرم کو اس کی کیا پرواہ ؎

بہانے کرتا ہے بے وفا کیا نہیں ہے تجھ میں حیا کا ذرہ
خدا نے چاہا تو تیرا پردہ بھی اب نہیں یہ ڈھکا رہیگا

آپ کی مناظرانہ قابلیت یہ ہے۔ کہ حواس باختہ ہو کر لکھدیا

"پہلے اپنے مسیح موعود کی حقیت ثابت کر لیتا۔ پھر اس کے مخالفوں کی نسبت جو چاہتا لکھتا۔ لیکن ایسا کرنا ذرا کارے دارد"

بلفظہ کلام دوم

اس عقل کے دشمن کو اتنی بھی تمیز نہیں کہ تمام رسالہ میں جبکہ اس کا مثیل یہود ہونا ثابت کر دیا ہے جسکی تردید ناممکن ہے۔ تو حضرت مسیح موعود کا دعوے تو لاریب سچا ثابت ہو چکا۔ ورنہ جبتک یہ عشرہ سوالات احمدی کا معقول مدلل جواب دیکر اپنے تئیں مماثلت یہود سے بری نہ دکھلائے یہ کہنا ہی حماقت

ہے۔ کہ مرزا صاحب کی حقیقت ثابت نہیں۔ مگر مماثلت یہود کے جسم سے بری ہونا۔ تو ذرا کار سے وارد او نادان! دھوان دیکھکر آگ کا یقین اور علم حاصل ہوجایا کرتا ہے۔ یا نہیں؟ او بے خبر دھوپ سے آفتاب معلوم ہوجاتا ہے۔ یا نہیں اسیطرح تمہارا وجود جو مثیل یہود ہے جب دیکھ لیا۔ تو مثیل مسیح پر علم الیقین کا درجہ حاصل ہوگیا۔ اسی علم پر علم تعنت و عناد بلند کیا کرتا ہے۔ ؎

بجز شوخی۔ شرارت۔ بیحیائی کذب و مکاری
تجھے کچھہ اور بھی او کاذب و مکار آتا ہے

آگے چلکر کسی اپنے کشتۂ جفا کی امداد لیکر ہماری ناصحانہ نظم کے جواب میں اور مطابق واقعات نظم کے جواب میں ایک ناپاک بے تکی و متعفن نظم لکھی ہے۔ جسکے چند اشعار یہ ہیں۔

بنا دو شیخ چلی کے مرید و اب ہے کیا باقی
نہ سارنگی ہی باقی ہے نہ اب ہے میرزا باقی
اگر ایسے ہی مرسل عشقباز اور مفتری ہوتے
بجز الحاد و دہریت کے پھر تو کچھہ نہ تھا باقی
گھٹا حسرت کی اس کی قبر پر ہر دم برستی ہے
نہیں زیر لحد کچھہ بھی غفونت کے سوا باقی
وہ مرنا میرزا کا پگتے ہگتے آہ غربت میں
وہ عبرتناک نقشہ تھا۔ کہ پہروں تک رہا باقی

کوئی پوچھے یہ نورالدین سے اتنا کہ ایچرت
یہی ایمانداری ہے؟ یہی ہے اتقا باقی

جواب آیا نہ الہامات مرزا۔ اور مرقع کا
ہر اثبات کہ حضرت میں نہیں اب ناطقہ باقی

بڑا ظلمت کدہ میں خود ہے نورالدین بیچارہ
نہ حاصل چشم بینا ہے۔ نہ دل میں ہوش یا باقی

دلائی ہیں ہزاروں گالیاں دل کے پھپھولے سے
رہے تا یادگار ایک فضل نورالدین کا باقی

الحدیث صفحہ ۲ کالم اوّل

کشتۂ امرتسری کی بے باقی تو میرے مکرم و محترم بھائی مولوی سید صادق حسین صاحب اٹاوی نے ایسی کر دی ہے کہ ایک دمڑی بھی اس کی ہمارے طرف نہیں رہی امرتسری اور کشتہ جفا مندرجہ ذیل بیان کو اپنی باقی کے ساتھ ملا کر دیکھ لے کہ اس کا کیا باقی رہا ہے؟

کشتۂ امرتسری کی بے باقی

سنو اے شیخ بجندی کے مرید و اب ہے کیا باقی
سمجھ جاؤ اگر تم میں ہے کچھ فہم و ذکا باقی

سنو اے منکرو۔ ہے احمدیوں کا خدا باقی
دلوں میں احمدیوں کے ہے حبّ مصطفےٰ باقی

ملا جو نور تھا مرزا کو احمدؐ کی غلامی سے
ہمارے دل میں ہے ابتک وہی نور خدا باقی

وصال میرزا سے کاروبار حق کا کیا بگڑا — خدا کے فضل سے ہے جانشین میرزا باقی

بہ بدر والحکم تشحیذ اذہان تو اور بڑھ لو — ضیا بخش جہان ہیں حشر تک جنکی ضیا باقی

نظر آتا ہے حق کا راز الحق کی تجلی سے — ابھی قائم ہے خالد ساجری شیر خدا باقی

ہوا تائید حق سے احمدیہ مدرسہ قائم — وہ پہلا مدرسہ بھی ہے بفضل کبریا باقی

نیا اک بورڈنگ اب بن رہا ہے جسکو دیکھو گے — تو پھر اے منکر و خود جان لو گے کیا بچا باقی

بنی تو مسلموں کی سعی سے جو سادہ سنگ ہے — رہیگی کوشش اس کی زمانہ میں سدا باقی

نیا مہمان خانہ بن گیا لنگر بھی قائم ہے — تمہیں بھی علم ہے کہتے ہو لیکن اب ہے کیا باقی

وہی سب کارخانہ ہے ترقی پر زمانہ ہے — غرض بیہودگی کے مرنے پر جو رہتا ہے رہا باقی

ہمارے سلسلہ کو روز افزوں اب ترقی ہے — مٹا سارا تمہارا حوصلہ کیسا رہا باقی

وہی تعلیم مہدی ہو رہی ہے ہادی عالم — ہدایت کے لئے جو رکھا اتنا کھا باقی

وہی تفسیر قرآن جو کہ اک بحر معارف ہے — ابھی جاری ہے سر ورسا لیکن کہتے نوا باقی

ابھی ہم میں ہے احسن سا محدث متقی فاضل — ابھی ہم میں سے روشن سا ادیب خوش نوا باقی

مبارک سا ہے فاضل آج بھی ہم احمدیوں میں — ابھی ہے فضل احمد جیسے شرع مصطفےٰ باقی

کمال الدین ہیں خوش بیان سحر البیان ہم میں — ہیں ہیں صدر دین جیسے ہیں صدائے کیا باقی

وفات میرزا سے کیا ہوا ان کا مشن مردہ — تنہا پہلے ایک مرزا اب ہیں لاکھوں میرزا باقی

ہمیں ہیں وارث علم نبی ہم میں ہی ملہم ہیں — ہمیں میں رہ گیا ہے علم و زہد و اتقا باقی

ملہ ہے معجز قرآن ہمکو تمغے ہاتھ پائیں — اسی سے تم میں ہے ابتک شعار اتقیا باقی

جری اللہ کی تکذیب پر تم ہو کمر بستہ — مگر تم میں سے پہلوں کا بتاؤ کیا رہا باقی

پڑھو قرآن کو دیکھو۔ مکذب جتنے گذرے ہیں — مٹے نام و نشان انکے نہیں ان کا پتا باقی

تمہارا بھی یہی انجام ہوگا اے سیہ بختو — شرارت کا اگر تم میں رہا یہ ولولہ باقی
تمہاری نکتہ چینی سے یہودیت ٹپکتی ہے — ہوا ثابت کہ تم میں ہے وہی بغض و جفا باقی
یہودوں نے بھی عیسےٰ پر لگائی عشق کی تہمت — کیا تم نے وہ پورا ان سے جو کچھ رہ گیا باقی
خدا کے حکم سے نبیوں کے سارے کام ہوتے ہیں — وہ اپنے نفس سے ہوتے ہیں فانی یا خدا باقی
نکاح آسمانی کا تھا جو الہام۔ شرطی تھا — خدا نے کر دیا نسخ اس کا پھر ہے کیوں گلا باقی
عذاب اللہ ٹل جاتا ہے استغفار سے بیشک — پڑھو لیکھرام کا قصہ شک ہو دیکھو ذرا باقی
ہوا جب موت احمد بیگ سے الہام یہ سچا — تو اس کے اہل کے دلوں میں ہا خوف خدا باقی
غرض اصلاح ہوتی ہے وعید و نہی میں یہ حکمت ہے — سمجھ لے اب اگر تجھ میں ہے کچھ فہم رسا باقی
خدا پر افترا کرتا ہے جو۔ ناکام مرتا ہے — نہیں رہتا جہاں میں کچھ بھی اس کا سلسلہ باقی
پہلا ملتی ہے چالیس سال مہلت مفتری کو بھی — ذرا ثابت تو یہ کر دو اگر ہے کچھ حیا باقی
اگر تئیس برس پا جائے ایسا مفتری مہلت — تو پھر اسلام کا بتلاؤ رہ جاتا ہے کیا باقی
یہی معیار ایسا ہے کہ جس سے حق و باطل میں — محقق کو نہیں رہتا ہے کچھ بھی سوسا باقی
ہوا جب اس طرح پر صدق شان میرزا ثابت — پھر انکے مان لینے میں کہو کیا شک رہا باقی
صداقت جب ہوئی ظاہر تو پھر تکذیب ہے لعنت — مکذب کیلئے ہے لعنت و قہر خدا باقی
عیاں ہے نکتہ چینوں کی بطالت اس طرح پر بھی — غضب ہے گر ہو اس میں بحث کا پھر حوصلہ باقی
ہر اک پیشگوئی آپ کی پوری ہوئی ہوگی — ہے منہاج نبوت صدق کا عقدہ کشا باقی
ہوا جو حال عبد الحق کا وہ دنیا پہ ظاہر ہے — مگر ہاں دیکھ کر کذاب بننے کو رہا باقی
سمجھتا ہے جسے تو شیر وہ گیدڑ سے بدتر ہے — بجز روباہ بازی کے ہے اس میں کیا رہا باقی
مباہل کب ہوا بزدل سے جرات بن نہیں سکتی — شریفوں میں اگر ہو تم تو کر دو یہ ادا باقی

گریباں میں ذرا منہ ڈال کر اے نجدیو سوچو
تمہارے شیخ جی یا شیخ کل سے کیا رہا باقی

یہ کیسی بہکی باتیں ہیں تم اب ہو منتظر کس کے
کبھی کے مر چکے عیسےٰ پھر اب کیا رہ گیا باقی

دم عیسےٰ سے کشتہ کا نشان گر ڈھونڈتے ہو تم
تو سن لو شیخ کل کا ہے جو دنیا میں بتا باقی

گھٹا حسرت کی ہر دم قبر پر اس کے برستی ہے
نہیں زیر لحد بھی کچھ عفونت کے سوا باقی

سراسر مکر کی کھاتے ہو مگر کچھ ڈھیٹ ہو ایسے
کہ ہے اب بیحیائی کا تمہیں بس آسرا باقی

تمہیں پر منحصر ہے اس کمی کو اب کرو پورا
تمہارے شیخ نجدی سے اگر کچھ رہ گیا باقی

صریح و صاف دکھلائے نشان اللہ کے جیسے
مگر اب تک ہے ویسا ہی تمہارا افترا باقی

گیا تھا قادیان میں جو سماجی بنکے بدنیت
اسے ہم جانتے ہیں جانتے ہیں کیا رہا باقی

نہ مانیں جسنے حق باتیں بہانا کر کے جو بھاگا
گلے میں طوق لعنت اس کے بیشک رہ گیا باقی

چھپا ہے حال جو ہمارے یمین لکھا ہے کتابوں میں
رہیگا تا قیامت اس کی قسمت کا لکھا باقی

تمہارا شیر قالیں اور اس کا پیر شیخ الکل
ہوئے مغلوب دونوں رہ گیا پر تذکرہ باقی

حدیثوں میں تو المبطون شہید اک صاف آیا ہے
تجھے اس حال میں رگنے کا پھر ہے کیوں گلا باقی

تمہارے منہ سے رگتے رگتے نکلا جو وہ بیجا ہے
ابھی تک تم سے شاید یہ خوئے ناسزا باقی

وفات مثل عیسےٰ تھی جو منہاج نبوت پر
یہودی خصلتو نکا ہے اسی سے تو گلا باقی

پری رخ مولوی نے رامپور میں جو کئے غمزے
ہے اک ریویو انپر بدر میں لکھا ہوا باقی

جواب اس کا نہ لکھا مولوی فضل نے کچھ اب تک
نہ اس کے مدح گویوں میں رہا کچھ ولولہ باقی

وطن میں پیسہ میں شیعہ میں سارا حال لکھا ہے
مگر پھر بھی ہے کذابوں کا اب تک افترا باقی

شرائط کی نہ کی پرواہ اتر ا بد زبانی پر
پری رخ مولوی میں ہے پرانی یہ ادا باقی

پھلے پھولیگا ہر دم باغ احمد فضل یزداں سے
رہے گا اب مکذب کا نہ اک پتا ہرا باقی

خزاں لانے کو ہے اب گلشن تکذیب میں بیشک
کہ ویل للمکذب کا ہے آوازہ سدا باقی

مرقع اور خرافاتِ ثناء اللہ میں ہے کیا
کہ جسکے ردّ کا ہے اس کے چیلونکو گلا باقی

ابھی تشحیذ میں لکھا ہے اکمل نے جواب اسکا
لکھو اب تم اگر تم ہے کچھہ بھی حوصلہ باقی

مرقع پر جو لکھا فضلِ دین نے ہے خبر اسکی
چھپا نوٹس رقم کا ہے ابھی تک فیصلہ باقی

سنا ناگالیاں دینا تمہارا کام ہے لوگو!
کیا ہمنے تو دفع شر کرینگے جو رہا باقی

بہت کچھہ گالیاں دلوائی تمہیں دلّی کے پہکڑ نے
ہے جسکا آسمانی فیصلہ میں تذکرہ باقی

عداوت نورِ دین سے ہی جو شپّر چشم لوگوں کو
نہیں ظلمت کدہ زندوں میں کچھہ نورِ ضیا باقی

شریفوں میں نہیں کچھہ کام ہے پگڑی اچھالونگا
ارے او کشتہ زنداں کی ہی ایسونکو سزا باقی

گڑے مُردے اکھڑوانے ہیں تم سے بدزبانونکو
سیہ بختی سے ابتک ہی بہ تم میں ولولہ باقی

شرارت چھوڑ دو ضدی نہ بنجاؤ سنبھل جاؤ
سمجھہ سے کام لو تم میں ہے گر فہم رسا باقی

اگر کچھہ پوچھنا ہے پوچھہ لو لیکن شرافت سے
بنو شایستہ ہے شایستگی کا پھل سدا باقی

مہذب بنکے تم احقاقِ حق کیا کر نہیں سکتے
بنو ایسی ہی گر تہذیب کا ہے ادّعا باقی

نصیحت مان لو صادق کی چھوڑو تم یہ پہکڑپن
زباں کو تھام لو اب بھی اگر ہے التقا باقی

دیکھئے او امرتسری مُردے! کہ جس کشتہ کی تو نے پناہ لی تھی اس نے تجھے اور بھی ذلیل کرایا۔ آیندہ محتاط رہکر احمدی کے مقابلہ کو نکلنا ورنہ یاد رکھو!

بشنو پیرائے مردگاں من زندہ ام
ای شہیدان تیرِ من تابندہ ام

کشتہ تمہارا ہے کہاں دکھلاؤ تو سہی — اس بیکیا کی خاک کو اڑواؤ تو سہی

مارا ہوا خدا کا ہے یا بیوفا کا یہ — کشتہ یہ کس کا ہے ذرا فرماؤ تو سہی

کشتہ مقابلہ کرے زندوں کا ہے غلط — رحم اس کی خودکشی پہ ذرا کھاؤ تو سہی

کشتہ کی کیا مجال کرے مجھ سے زرگری — اس نابکار کو ابھی سکھلاؤ تو سہی

کشتہ یہ خام ہے اسے فی النار پھر کرو — آنچیں ابھی کئی اسے دلواؤ تو سہی

کیا دل لگی ہے آما مقابل میں شیخ کے — سر پر کفن کو باندھ کے تم آؤ تو سہی

رکھدو نگاہ پر دے پہاڑ کے اس کشتہ زن کی — میری زبان تم ذرا کھلواؤ تو سہی

صورت بگاڑ دو نگاہیں کشتہ کی دیکھنا — تصویر اپنے کشتہ کی کھنچواؤ تو سہی

مردہ کا اور کشتہ کا ہیجان ہے جدا — دونوں میں پہلے جان کو ڈلواؤ تو سہی

مردہ کی اور کشتہ کی جوڑی ملی ہے خوب — بئس القرین سے ذرا شرماؤ تو سہی

دونوں یہ نجد یو تمہیں رسوا کرائینگے — ورنہ یہ چپ رہیں انہیں دھمکاؤ تو سہی

حسّان ہوں بفضل خدا میں بھی آج کل — میرے مقابلے میں ذرا آؤ تو سہی

کیا جنازہ پڑھ دیا کشتہ کا دیکھ لو — اب دیر مت کرو اسے دفناؤ تو سہی

کشتہ کا کشتہ کر دیا قاسم کی نظم نے
الحدیث میں اسے چھپواؤ تو سہی

کشتہ بد انجام مثیل لیکھرام کی ارتھی تو بن چکی۔ اب امرتسری بدخصال مثیل دہرمپال کا بقیہ مضمون سنیئے جو بیچارے خدا کے مارے کی بے بسی کا پورا نقشہ ہمارے ناظرین کے سامنے آجائے۔ امرتسری لکھتا ہے۔

"دوسرے اور تیسرے نمبر میں سادہ ورق پر ہے کہ علمائے

کے اخلاق اچھے نہیں۔ چنانچہ علماء کی باہمی جدائی تحریرات کو بالاستیعاب درج کیا ہے۔ مگر معلوم نہیں اس کوشش کا نتیجہ ان کے خیال میں کیا ہے۔ جواب تک ظاہر نہیں ہوا"

بلفظہٖ صفحہ ۲ کالم دوم

جبکہ ہنوز نتیجہ ظاہر نہیں ہوا۔ تو پھر جواب دینے کا ارادہ ہی کیوں کیا؟ مگر بقول مشہور کہ

چوری اور ڈاڑھی میں تنکا

امرتسری شیطان کا اپنی بدانجامی پر آخر کار خیال گیا ہی گیا۔ اور ایک نتیجہ اپنے حسب حال علمائے مخالف والے مضمون کا نکال ہی لیا جو منجملہ دیگر نتائج مندرجہ مضمون ہذا کے ایک نتیجہ تھا۔ امرتسری جان گیا۔ اور مان گیا کہ یہ نتیجہ تو ضرور پیدا ہوتا ہے۔ جس کو وہ یوں لکھتا ہے۔ کہ

"غالباً یہ نتیجہ ہوگا۔ کہ چونکہ علمائے اسلام کے اخلاق بہت خراب ہیں اس لیے مسیح موعود کی ضرورت ہے۔ چنانچہ خود بدولت آگئے مگر حکیم صاحب کو یہ معلوم نہیں کہ خود بدولت کے دام افتاد مریدوں کے اخلاق بھی چنداں قابل رشک نہیں۔ بلکہ واجب الترک ہیں"

اس دعوے پر ہم خود مرزا صاحب ہی کی شہادت پیش کرتے ہیں

ستم ہی کرنا جفا ہی کرنا نگاہ الفت کبھی نہ کرنا
تمہیں قسم کشتہ جفا کی ہمارے حق میں کمی نہ کرنا

اوناوان دشمن دین و ایمان جو شہادت تیسرے اپنے دعوی لایعنی اور ادعا بے معنی پر پیش کی ہے۔ اس سے عقلاً و نقلاً تیرا دعوے ہرگز ثابت نہیں ہو سکتا۔ کیا تجھے یہ علم نہیں۔ کہ مصلح و ریفارمر کی اصلاح کا نتیجہ ابتدائے ایام اصلاح میں نہیں دیکھا جاتا۔ بلکہ آخری وقت تک جو قوم بنتی ہے۔ اُس پر حکم لگایا جاتا ہے۔ اگر تجھے یاد نہ رہا ہو۔ تو اپنی تفسیر اردو جلد اول مطبوعہ بار دوم کا بقیہ حاشیہ نمبر ۷ صفحہ ۱۲۱ پر دیکھ کر دم بخود ہو جا۔ جہاں تو نے خود اقرار کیا ہے کہ

کون نہیں جانتا کہ ابتدائی اصلاح قوم میں مصلحان کو کیا کیا دقتیں پیش آیا کرتی ہیں۔ ایک شخص کے خیالات کا اندازہ کرنا۔ اور اس کی طبیعت مدت سے بگڑی ہوئی کو اصلاح پر لانا۔ ہاتھ میں انگارلینا ہے۔ تو پھر ایک قوم کی قوم کو یکدم پلٹا دلانے میں کیا دقتیں نہ پیش آتی ہونگی۔ سچ ہے۔ اور بالکل سچ ہے ؎

پانی میں ہے آگ کا لگانا دشوار　　بہتے دریا کا پھیر لانا دشوار
دشوار تو ہے مگر اتنا جتنا　　بگڑی ہوئی قوم کا بنانا دشوار

بلفظہٖ تفسیر ثنائی جلد اول صفحہ ۱۲۱

اس عبارت سے ظاہر ہو گیا۔ کہ شروع شروع میں مصلحان قوم کو بڑی بڑی دقتیں اصلاح قوم کے لیئے اٹھانی پڑتی ہیں جب جا کر کہیں بگڑی ہوئی طبیعتوں کی اصلاح ہوتی ہے پس ابتدائی حالت کو بطور دلیل کے پیش کرنا ایسا ہے۔ جیسا کوئی کہے کہ امرتسری شیطان نے مدرسہ میں داخل ہو کر ہی

دوسرے تیسرے سال مولوی فاضل کی ڈگری حاصل کر لی تھی۔ حالانکہ اس کا کلاس فیلو اور ہم مذہب حکیم ابو تراب محمد عبدالحق غیر مقلد امرتسری حق الیقین بجواب الکلام المبین لکھتا ہے۔ کہ

"(ثناء اللہ) ذہین و فہیم نہ تھا۔ حضرت مولانا (احمد اللہ) کو صرف و نحو کی تعلیم میں عرقریزی بہت کرنی پڑی مشکل شرح جامی اور قطبی تک پہنچایا" بلفظہ صفحہ ۱ سطر ۱۰

پس جسطرح علوم الیہ کے لیئے استاد کو مدت تک جانفشانی کرنی پڑتی ہے خصوصاً عجمی شاگرد کے ساتھ بہت مغز ماری ہوتا ہے اس سے کہیں زیادہ بڑھکر استاد روحانی کو پوتڑوں کے بگڑے ہوئے شاگردوں کے ساتھ علوم الٰہیہ کے سکھلانے میں عرقریزی سے بہت درست محنت کرنی ہوتی ہے لہذا جاہل ہے۔ وہ شخص جس کا یہ خیال ہے۔ کہ مسیح موعود کی صحبت یافتہ جماعت اصلاح یافتہ نہیں۔ اور ڈبل جہالت ہے۔ اس کی صداقت پر دلیل اپنے دعوے پر پیش کرنی۔ کہ مرزا صاحب فرماتے ہیں۔

"اخی مکرم حضرت مولوی نورالدین صاحب سلمہ تعالےٰ بارہا مجھ سے یہ تذکرہ کر چکے ہیں۔ کہ ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے اب تک کوئی خاص اہلیت اور تہذیب اور پاک دلی اور پرہیزگاری اور للہی محبت باہم پیدا نہیں کی سو میں دیکھتا ہوں کہ مولوی صاحب کا یہ مقولہ بالکل صحیح ہے مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض حضرات جماعت میں داخل ہو کر اور عہد توبہ نصوح کر کے پھر ویسے کچلے ہیں

الی آخر القول۔ کھانے پینے کی قسموں کی تفصیلی بحثیں ہوتی ہیں۔"

اہلحدیث ۳۱/۱۱ صفحہ ۲

اس عبارت کو نقل کرکے امرتسری حنیف ایک نتیجہ بھی اپنی سرشت کے مطابق حسب ذیل نکالتا ہے۔ کہ

"یہ عبارت کیا بتلاتی ہے۔ بس یہی کہ بقول حضرت مسیح علیہ السلام درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ مرزا صاحب کی صحبتوں میں یہی کوئی اثر نہیں۔ اور نہ ان سے وہ ضرورت پوری ہو سکتی ہے۔ جس کے لیئے ان کا تشریف لانا مانا جاتا ہے

بلفظہ صفحہ ۲

نقل عبارت اور اخذ نتیجہ میں یہودی صفت مولوی نے اپنی یہودیت کا ثبوت دیا ہے۔ یعنے یہ کہ صرف لا تقربوا الصلوٰۃ کو تو نقل کر دیا۔ مگر انتم سکاری کو چھوڑ کر تحریف کلام کا ایک اور نمونہ دکھایا۔ اسی عبارت کے ساتھ آگے ایسا کلام بھی موجود تھا۔ جو مدعی کاذب کے دعوے باطل کی تردید میں بر زدست حربہ تھا جس کو دانستہ خائن امرتسری نے نقل نہیں کیا۔ تاکہ پردہ دری نہ ہو اگر حضور مغفور مسیح موعود علیہ السلام نے بعض افراد جماعت کے اخلاق رذیلہ کی شکایت فرمائی ہے۔ تو ساتھ ہی اصلاح یافتہ احباب کا بھی ذکر خیر ثنائی ذلت کے واسطے کر دیا ہے۔ تاکہ اس کا یہ دعوے۔ کہ مرزا صاحب نے بھی ضرورت اصلاح کو پورا نہیں کیا" بیخ دبن سے اکھڑ جائے۔ چنانچہ اس کے آگے والی عبارت یہ ہے۔

"اور اگرچہ نجیب اور سعید بھی ہماری جماعت میں بہت
بلکہ یقیناً دو سو سے زیادہ ہی ہیں (یہ تعداد ان
اسلام یافتہ احباب کی ہے جو شروع دعوے سے ائی و مہدیت
کے وقت دو تین سال میں یعنی ۱۸۹۲ء میں تیار ہو چکے تھے آج
تو لاکھوں تک موجود ہیں۔ المحلی) جنپر خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ جو
نصیحتوں کو سنکر روتے ہیں۔ اور عاقبت کو مقدم رکھتے ہیں
اور ان کے دلوں پر نصیحتوں کا عجب اثر ہوتا ہے۔"

بلفظہ الشریف اشتہار ملحقہ شہادت القرآن

فیصلہ ملیہ ناظرین۔ الہدیث میں منقولہ عبارت کے ساتھ اگر
یہ عبارت بھی درج ہوتی۔ تو پھر بھی کاذب امرتسری کا یہ دعوے بحال
رہتا۔ کہ مرزا صاحب نے بھی ضرورت اصلاح کو پورا نہ کیا۔ "لعنت ہے
اس یہودیانہ تحریف پر کہ خائنانہ نقل عبارات کرکے پھر اس پر نتیجہ بھی خباثت
باطنی سے نکال لیا۔ کیوں جی! ابو الحفا دو سو سے زائد تعداد کا اصلاح
یافتہ ہونا۔ اسی اشتہار میں درج نہیں؟ اگر ہے تو اس کو نقل نہ کرکے
تو نے اپنی یہودیت کا ثبوت دیدیا یا نہیں؟ اور یہ بھی بتا کہ ۱۸۹۳ء میں
جب کہ یہ اشتہار شایع کیا گیا تھا۔ وہ ابتدائی زمانہ اصلاح کا تھا
یا انتہائی۔؟ اور یہ بھی بتا۔ کہ جن پہلوان کو تو نے حضرت مسیح موعود
علیہ السلام کے پہل قرار دیا ہے۔ وہ ہنوز خام پہل تھے یا پختہ۔ حیف
ہے۔ تیری اس مناظرانہ قابلیت پر کہ تجھے اتنی بھی تمیز نہیں۔ کہ جو

فیج اعوج کے زمانہ سے بگڑے ہوئے۔ اور پوتڑوں سے گندے ہی
وہ برس دو برس میں ہی کسطرح سدھر جاتے؟ کیا صحابہ کی تربیت
کا زمانہ تجھے معلوم نہیں۔ کہ کتنے عرصہ میں جاکر وہ حیوان سے انسان
اور انسان سے باخدا انسان بنے تھے۔ ذرا اپنی تفسیر اردو جلد اول کا
حاشیہ نمبر ۱ صفحہ ۱۲۱ کی مندرجہ ذیل عبارت پڑھ کر بتا۔ کہ انکی ابتدا اور
انتہا میں فرق تھا۔ یا نہیں۔

"ایک حدیث میں جو امام مسلم نے نقل کی ہے۔ مذکور ہے کہ
آپ نے لوگوں کی مشرکانہ عادت دیکھکر قبرستان کی زیارت
سے منع فرمایا تھا۔ بعد اصلاح اجازت دیدی۔ اور ان کے
بخل کے مٹانے کی غرض سے قربانیوں کے گوشت
تین روز سے زاید رکھنے سے منع کر دیا تھا جس کی بعد میں
اجازت دیدی۔" بلفظہٖ تفسیر ثنائی حاشیہ صفحہ ۱۲۱

بتا! کہ وہ کون تھے جنکی مشرکانہ عادت کا خیال فرماکر زیارت قبور
سے آپ نے منع فرمایا تھا۔ اور وہ کون تھے جنکی بخل مٹانے کو ابتداً
قربانی کا گوشت رکھنے سے منع کر دیا۔ اور بعد میں اجازت دیدی؟
وہابیو! یاد رکھو کہ شیر (اسلام) کا پنجہ ایسا کمزور نہیں۔ کہ تم اس کے
مواخذت سے کبھی نکل بھی سکو۔ کیا تمہیں علم نہیں؟ کہ

نازک خیالیاں مری توڑیں عدو کا دل
میں وہ بلا ہوں شیشہ سے پتھر کو توڑ دوں

بلفظہٖ مع بات چیت صفحہ ۱۲۱

پس خلاصہ اس تقریر کا یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۹۳ء میں جلسہ سالانہ کے لیئے ایک اشتہار دیا جسمیں بعض خام طبع اور مدت سے بگڑی ہوئی طبیعتوں کے امراض اندرونی کا ذکر فرماکر ان کو اصلاح کے لیئے سخت ہدایت فرمائی۔ اور یہ وہ زمانہ ہے جبکہ بامر الٰہی مسیح موعود کے عہدہ پر مامور ہوئے آپ کو صرف تین سال گذرے تھے۔ ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ اتنے قلیل عرصہ میں کوئی نبی اور رسول قوم کی اصلاح نہیں کر سکا۔ ایسے زمانے میں جن لوگوں نے بیعت کی ان میں سے بعض سخت مبروص و مجذوم تھے جنکے واسطے لگاتار نسخہ پلانا اور علاج کرانا۔ اور پرہیز رکھانا ازبس ضروری تھا۔ اب بھلا ایسے مریضوں کو جو ہنوز زیر علاج ہوں۔ اور مرض بھی ان کا پورانا ہو کر لاعلاج ہو چکا ہو۔ ان کو کسی طبیب حاذق روحانی یا جسمانی معالج کی خداقت و قوت قدسیہ کی تردید میں پیش کرنے والا۔ اگر کوڈن نہیں تو اور کون ہے؟ چنانچہ ایسے ابتدائی مریضوں کو امرتسری خناس اپنی ندامت مٹانے اور علمائے سوء کی بد اخلاقی چھپانے کے لیئے پیش کر کے دعوے کرتا ہے۔ کہ مرزا صاحبؑ نے بھی ان کی اصلاح نہیں کی۔ اس اشرّ الناس کو واجب تھا۔ کہ کسی آخری تحریر حضور مغفور علیہ السلام سے یہ شہادت پیش کرتا۔ کہ میری جماعت اصلاح یافتہ نہیں ہوئی اور میں اس ضرورت کو پورا نہیں کر چلا۔ اگر ایسا نہیں ہے تو لاریب امرتسری شریر کاذب ہے۔ اور اس کا دعوے باطل۔ اور ضرورت الامام

کا ثبوت بداخلاقی علماء و عوام سے بالبداہت ثابت ہو چکا۔
فافہم ولا تکن من الکاذبین

اصل حدیث کا کورس

ناظرین جن اوراد ماثورہ و عیان ما انا علیہ واصحابی و متبعین سنت
و عاملان حدیث کو آپ نے شروع رسالہ میں ملاحظہ فرمایا ہے۔ وہ سبعہ
شئے زائد یعنے نوافل اہلحدیث بھی شامل کر کے ہم آپ کو ردیف وار
کر سناتے ہیں۔ جس سے پاک باطنی خبیث امرتسری اور اس کے
نامہ نگاران اہلحدیث کی بخوبی ظاہر ہو جائے۔ اور الف سے ے
تک اہلحدیث کا نصاب تعلیم اور عمل بالسنت سب پر کھل جائے

ا

اسلام کا چھپا دشمن الہام باف۔ اندھا ابلہ فریب ابلیس احمق
اراجیف کاذبہ و دعاوی باطلہ میں ناکام اکذب الناس الطاغوت
اعور آرام طلب اعمے افترا پرداز۔ ابو اللہ۔ ابن اللہ
آدم کا جوڑ جو بقول آپ کے ان کے ساتھ پیدا ہوا تھا۔ اسغرض
سے تھا۔ کہ آدم اس سے اپنی حاجت بشری پوری کرے۔ مگر آپکی
ہمشیر آپ کے ساتھ کس غرض سے پیدا ہوئی (توبہ ہی بہلی) آدم کی

مشابہت تو چاہتی ہے۔ گو آپ کن جوڑی یعنے ہمشیر جنت بی بی کا نکاح آپ ہی سے ہوتا۔ کیا وہ زندہ رہتی۔ تو شابہت پوری کرتے۔ شاید کوئی الہام ہو جاتا۔ اے مرزا۔ تم معہ اپنی بی بی نصرت جہان بیگم کے اپنے ہمشیر کے اندر گھسکر آرام چین سے بسر کرو۔ خوب گذرے گی۔ جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو۔

ب

بے حیا۔ بیہودہ سرا۔ بد تہذیب۔ بد۔ بدتر۔ بدترین خلایق۔ بے رحم۔ بڑ ہانکنے والا۔ بد اطوار۔ بدکار۔ بدشعار۔ بدکردار بدقماش۔ بدمعاش۔ بدنام بدکلام۔ بدلگام۔ بدکام بدطریق۔ بے شرم۔ بڑمار۔ بطال۔ بدخو۔ بیدین بھنسگڑ۔ بہانڈ۔ بطلان والا۔ باطل پرست۔ بدزبان۔ بدبخت۔ بدطینت بدسرشت۔ بدراہ۔ بدعہد۔ بدنگاہ۔ بدچلن۔ بدافعال۔ بے مروت بے درد۔ بانی ملت مبتدعہ۔ بڑا کذاب۔ بڑا دجال۔ بڑا جھوٹا۔ بڑا بے حیا بڑا نندار۔ بڑا مکار۔ بڑا فریبی۔ بڑا ابلہ فریب۔ بڑا مفتری علے اللہ بت فروش

پ

پاگل پاگل گر پکا دنیادار پلید دل پنجابی متبنی۔ پکا کاذب پھکڑ پیر مغان

ت

تمغات لعنت کا مستحق تباہ کار تلبیس کرنے والا تکبر میں گرفتار تفرقہ انداز تارک جمعہ وجماعت تذلیس کرنے والا تیس دجالوئیں

سے ایک دجال۔ تف ہے دروغگوئی پر

ط

ٹھگ بڑا ٹھگوں کا ٹھگ ٹھگوں کے بھی کان کترنیوالا

ظ

ثابت شدہ دروغ گو ثانی دجال ثانی شیطان ثانی قارون

ج

جھوٹا۔ جہان کے احمقوں سے زیادہ احمق جہالت مآب جوتشی۔ جفری۔ جھگڑالو جاہل۔ جفاجو جھوٹ کا سیٹھ جعلساز

چ

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد مصداق چالاک چور چالباز چھپا مرتد چالیا چوہڑوں کی سیرت اختیار کرنے والا

ح

حیلہ ساز حریص حمار حماقت شعار حیا و شرم سے خالی

خ

خناس۔ خبطی بڈھا خود غرض خود کام خودستا خونی خائن خون ریز خارجی خبیث خسر دماغ خوار خسارت مآب خستہ خراب خارج از اسلام خلیفۃ الدجال خاکش بدہن خسر دجال

د

دروغگو دھوکہ باز دنی الطبع دغاباز دلیر چور۔ دہریہ

دوزخی دیوانہ دجالی تقریر والا دجل و فریب کا پتلا دیو درندہ
دجال اکبر۔ دجالی رسالت دنیادار دشمن ایمان و دین

ڈ

ڈاکو۔ ڈھیٹ۔ ڈھکوسلی۔ ڈھڑو۔ ڈینگ مارنے والا۔

ذ

ذات شریف ذلیل ذلیل ترذلیل ترین ذریت دجال ذریت شیطان

ر

روسیاہ۔ رمال۔ رافضی رسوا رانده درگاه ازلی رہبر ملاحدہ
ریاکار رعونت کا شکار ریچھ راس المجانین نورالدین رادھاسوامی

ز

زمینی کیڑا زیاں کار زورطغیاں میں گرفتار زندیق

ژ

ژاژخا

س

سزادار نار سیاہ باطن سفیہ سڑی سودائی ستمگر
سرکش سوءفہم سیرت محمدی سے کوسوں دور سنگ دل
سارق سرسید کا اکلوتا بیٹا سفلہ خو سانپ مرزا کو ڈس گیا

ش

شوخ شریر شقی شیطان شناعت والا شیطان

سے زیادہ گمراہ شیطان گر شکم پرور شیخی خورا شتر مرغ

ص

صریح خاص صریح گمراہ صراط مستقیم سے فرسخوں دور صواب سے الگ جانے والا صداقت کا دشمن

ض

ضال ضدی ضلالت کی چاہ مین ڈوبا ہوا ضلالت کی نجاست مین غرق ضلالت پرست

ط

طالب جاہ طرار طریقہ باطنیہ کا پیرو طوقِ لعنت کا مستحق طاغی طاغوت طغیان کفر مین غرق از پا تا فرق

ظ

ظالم ظلام ظلمت و طغیان والا

ع

عبدالدراہم عیسائیوں کا بہائی عجب مین گرفتار عیّار عقل سے خالی عہد شکن عقل کا اندھا عدوّ دین عزازیل

غ

غماز غدار غلط گو غلط بیان غبی غوی غائی غنی غلام

ف

فاسق فاجر فسیحبی فی النار والسقر فراری فضول گو

فضلہ خوار فحش بیان فضول خرچ فتنہ پرداز فرعون

ق

قادیانی دجال قابلِ دار قرمساق قادیانی قلندر

ک

کاذب کذاب کجدل کجرو کینہ توز کمینہ کادیانی الہامات شیطانی کادیان کا جھوٹا مسیح کورچشم کافر کارشیطان میکند مہش ولی کرشن جی نے اپنی گیارہ سالہ لڑکی کا نکاح میاں محمد علیخان رئیس مالیر کوٹلہ مہاجر قادیان سے ۵۶ ہزار روپیہ مہر پر کر دیا ہے۔ قادیانی جماعت تو اس تعلق سے بہت خوش ہے۔ مگر ہمیں بعض وجوہ سے لڑکی کی صحت بلکہ زندگی کا اندیشہ ہے۔ کاہن کانا دجّال کذّاب مجسّم

گ

گپ زن گستاخ گلے میں رسّہ ڈالنے کے لایق گرہ کٹ گمراہ گیدی گرگٹ گیدڑ گاودی گم کردہ صراط مستقیم گھنونی گندگیوں میں لتھڑا ہوا۔ گرولی این است لعنت بر دلی۔ گدھا علیہ السلام

ل

لاپھی لعنتی لاف زن لکھنؤ کے شہدؤں کی طرح لوٹ کر مال کھانے والا لعن طعن کا جوت اس کے سر پر پڑا

م

مرزا سیلہ مردود مغفل مکار مفتری مفسد نواز متفنی

ملعون ملحد مفتری علی اللہ مال مردم خور مسیح الکذاب متکبر
مبہوت مصنوعی مسیح مشرک مسرف منحوس مسیح الدجال
مورد ہزار لعنت مغلوب الغضب متلون مرتد

ن

ناخدا ترس نامرد ناکام نافرجام نامراد ننگ سودائی
ننگ خلایق نافہم ناشکرا نفس پرست ناہنجار ناقابل نالائق
ناشایستہ

و

واہی وحشی وعدہ خلاف۔

ہ

ہفوات ہزلیات کاذوگر ہٹ دھرم ہیجڑا ہرزہ درا ہالک
ہانکا ہوا ہکتے ہکتے مرگیا۔

ی

یاوہ گو یزید یہودی یاوہ سرا یقینی دجال

یہ تمام الفاظ باستثنائے بعض امر تسری یہودی کے مرفع اور اسی جنیرث کے اہل حدیث کے چار پانچ پرچوں پر سرسری نظر کرنے کا نتیجہ ہیں۔ اب ہر شخص خیال کر سکتا ہے۔ کہ اگر ایک اسی مردود کے کل رسائل و اخبارات کو غور سے دیکھا جائے۔ تو نوبت کہاں تک

پہنچے گی۔ اور اگر تمام مخالفین کی بدزبانی بھی اس خناس کے ہفوات کے ساتھ شامل کی جائے تو پھر کتنے محلہ تیار رہینگے۔

دیکھ لی اصرتسری گندہ دہانی آپ کی ——— بخدیوں میں خوب ہوگی مدح خوانی آپکی
کھل گئی پبلک پہ سب تفسیر دانی آپ کی ——— ہوگئی معلوم سب کو لن ترانی آپ کی
حشر بھی ہوتا ہے کتابیں لاد کر عالم کہیں ——— جاؤ جی بس دیکھ لی قرآن دانی آپ کی
جسم خاکی سے مسیحا کو بٹھایا برفلک ——— ختم یہ بھی ہو چکی جھوٹی بھانی آپ کی
کر رہی ہے قوم بخدی اب تو ماتم جا بجا ——— ہو مبارک ان کو بس مرثیہ خوانی آپ کی
زعم میں تھے نیچریوں کے تم بیٹے اکیلے تم ہی آ ——— کیا ہوئی اب تو بتاؤ ہیچ دانی آپ کی
وہ بناؤں تیری گت گر ہو مقابل تو کہیں ——— ہیچ اٹھے قبر میں بھی جس سے نانی آپ کی
پیرہن ہستی کا تیری چاک اب ہونے کو ہے ——— ہے اوڑھنے والی اب بخیہ بیمانی آپ کی

——— لوٹ کر تجھ پہ پڑی یہ بد زبانی آپ کی
باز آجا اب بھی اے نسل یہود ی باز آ ———
——— صورت آجائے گی ورنہ ناگہانی آپ کی
چشم نابینا کا بینا نسخہ ہے معالج الحمائی ———
——— ہے وہ تفسیر ثنائی سر بسر دانی آپ کی

احمدی اخبار کے خریداروں سے احمدی کی اپیل

مکرم حضرات۔ اخبار کی توسیع اشاعت میں آپ حضرات توجہ سے کام لیویں۔

یہ نوان نمبر احمدی کا ہے۔ ہنوز تمہیدی مضامین ہی آپ کی نظر سے گذرے ہیں۔ جو نمبر انشاء اللہ اس کے بعد نکلیگا۔ وہ ایک زبردست تنازعہ کا فیصلہ ثابت ہوگا۔ اس کا نام ہے "فیصلہ الٰہی اور ثنائی روسیاہی"۔ گویا اب اہم اعتراضات مخالفین کی پردہ دری ہوگی لیکن احمدی کی اشاعت ہنوز خاطر خواہ نہیں ہے جس سے احتمال ہے۔ کہ آئندہ اسکو کسی کتابی صورت میں بالتعین مدت خاص شائع کرنا پڑے۔ کیونکہ بصورت نہ ہونے کافی تعداد خریداری کے بالالتزام اس کا جاری رکھنا مشکل ہوگا۔ پس اگر آپ اسکی باقاعدہ ماہ بماہ اشاعت چاہتے ہیں۔ تو ہر طرح کوشش کرکے کم از کم دو دو خریدار جدید عطا فرمائیں۔ جو سالانہ کچھ زیادہ قیمت نہیں میرے خیال میں۔ تو اس کی اشاعت پانچہزار ایکسال کے اندر ہوجانی چاہیئے۔ مگر افسوس کہ ہنوز ایکہزار بھی نہیں ہوئی۔ جبکہ احباب کا خیال ہے کہ احمدی مفید اور ضروری رسالہ ہے۔ تو پھر صرف دو

علمائے خلف

۱۹۲ صفحے ۸ر

اس رسالے میں اہلحدیث کی خصوصاً اور امرتسری خصوصیت کی بالخصوص وہ عکسی تصویر اتاری گئی ہے۔ کہ جسمیں ہر ایک خط و خال امرتسری دہر مپال اور اس کے ہمجنس و ہمخیال علماء حال کا موبمو نظر آجاتا ہے۔ اور حدیث مرفوع علماء هم شر من تحت اديم السماء من عندهم تخرج الفتنه وفيهم تعود کا مفصل بیان ان ہی اشرار الناس کے قولون کے اقتباس سے ایسا کیا گیا ہے کہ نام بردگان مین سے کسیکو حوصلہ اسکی تردید کا اگرچہ ولو کان بعضهم لبعض ظهيرا بھی ہوں۔ نہیں ہو سکتا۔ اور ساتھ ہی ساتھ صداقت مسیح موعود کا ثبوت انہی کے ناپاک وجود سے جا بجا پیش کیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۸ر

تہذیب الاخلاق

راڈیشن اوّل

سرسید مرحوم کے ماہوار رسالے کی آٹھ جلدین مکمل نایاب مجلد ۲۰ر روپے

ہمارا مذہب

مجلد دس آنے

اس کتاب میں عاجز قاسم نے حضرت اقدس مسیح موعود مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مرحوم و مغفور کا مذہب حضور ہی کی جملہ تصانیف مبارکہ براہین احمدیہ سے لیکر پیغام صلح تک سے ہر ایک مسئلہ کے متعلق بلفظہٖ نقل کر کے جمع کر دیا ہے۔ جس سے تمام معترضین دم بخود ہو گئے اور کسیکو آجتک جرأت نہ ہوئی۔ کہ آپ کا مذہب آپ کی تصانیف سے بلفظہٖ کتاب ہذا کے خلاف ثابت کر سکے ۱۰ ہمزد کی کتاب عمدہ خوشخط مجلد صرف ۱ر

منیجر الحق الیجنسی دہلی

ثنائی چکر

اس رسالہ میں مولوی ثناء اللہ اڈیٹر اہلحدیث کے درباره مباہلہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام مختلف اقوال اور ژولیدہ خیالات اور ثنائی ہیر کجمجیبانی و پریشانی و پشیمانی کی حقیقت ظاہر کی گئی ہے فی نسخہ ارفی روپیہ ۲ نسخہ

منیجر اخبار الحق

LIBRARY OF THE
THEOLOGICAL SEMINARY
PRINCETON, N. J.

اخبار الحق دہلی

یہ مشہور و معروف اخبار قدیم پایہ تخت دہلی سے ہر جمعہ کو ۱۶ صفحون پر بڑی آب و تاب سے شایع ہوتا ہے۔ ہندوستان پرکاش مسافر آگرہ جہنگ سیالکوٹ شانتی برہسپتی ارجن اندر مارٹنڈ وغیرہ آریہ اخباروں کا نوٹس لینا ان کے زہریلے اثر کو ہفتہ وار دور کرنا۔ دیانندی باطل تعلیم کے طلسم کو توڑ کر صداقت اسلام کا زبردست دلایل سے ثبوت دینا۔ باہمی تنازعات سے اجتناب کرکے۔ اخوت اتحاد۔ اتفاق کو مسلمانوں مین پیدا کرنا۔ گورنمنٹ برطانیہ کے احسانات کا اظہار کرکے اس کے خلاف ہر ایک غلط فہمی کو دور کرنا۔ اور رعایا میں مخلصانہ جوش وفاداری حکام کا پیدا کرنا۔ اس اخبار کے اہم ترین مقاصد مین سے ہے۔ باوجود ان سب خوبیوں کے قیمت سالانہ نہایت ہی کم یعنے صرف دو روپیہ آٹھ آنے بعاوہ محصولڈاک مقرر ہے غیرتمند محبان دین اسلام کا فرض ہے کہ اس کی خریداری منظور فرمائین اور اس کی توسیع اشاعت مین ہمیشہ ساعی رہین۔

المشتہر۔ ایم۔ قاسم علی اڈیٹر و پروپرائٹر اخبار الحق دہلی

مصحف عثمانی

رجسٹری شدہ

حضرت امیر المومنین عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے قرآن مجید کے ایک صفحہ کا اصلی فوٹو رجسٹری شدہ

جو سوائے دہلی کے کسی جگہ سے دستیاب نہیں ہو سکتا۔ قابل دید ہے ہر مسلمان اسے زینت مکان بنا وے۔

ھدیہ بعلاوہ محصول عہ

بلند احمد